سورۂ فاتحہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: بندگی کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا۔

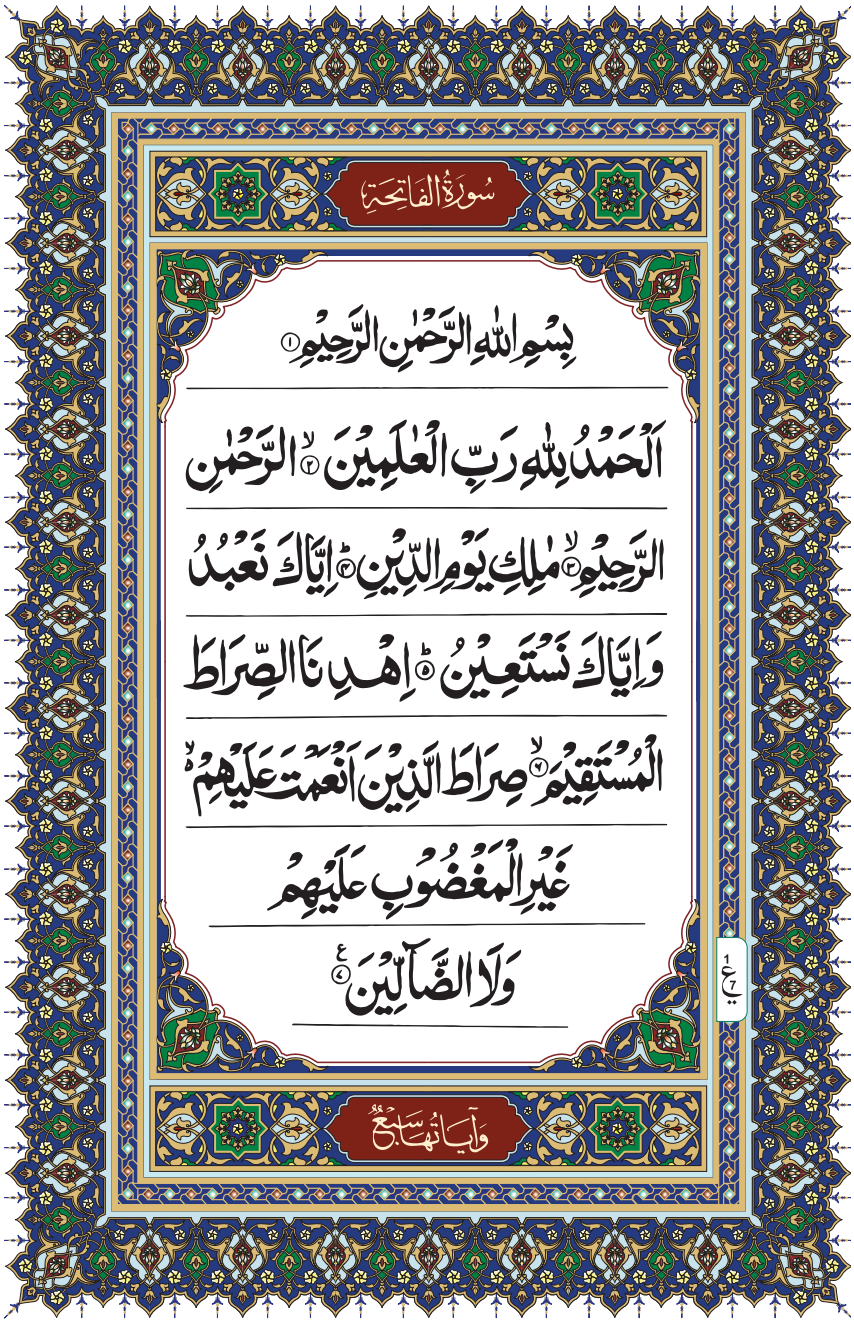
تفسیر: کتاب اللہ کی ابتدا میں آنے کی وجہ سے اس کا نام سورۂ فاتحہ رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید کے بنیادی مضامین اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت وغیرہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے ''ام القرآن'' کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یہ قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت ہے اور سبع مثانی، یعنی بار بار تلاوت کی جانے والی سات آیات سے مراد بھی یہی سورت ہے۔

① قرآن مجید کو پڑھنے کا آغاز میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اسی سے مدد لیتے ہوئے اور اس کے نام سے تبرک حاصل کرتے ہوئے کرتا ہوں۔ بسم اللہ تین اسمائے حسنیٰ پر مشتمل ہے:
1 ﴿اللّٰهِ﴾ یعنی معبود برحق اور یہی اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سب سے خاص نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا یہ نام نہیں رکھا جا سکتا۔ 2 ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ یعنی وسیع رحمت والا، لہٰذا وہی بذاتِ خود رحمٰن ہے۔ 3 ﴿الرَّحِيْمِ﴾ یعنی لگاتار اور مسلسل رحمت کرنے والا۔ وہ اپنی رحمت کے ذریعے اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہتا ہے، رحم فرماتا ہے اور اس کی اس مخلوق میں سے بعض بندے مومن ہیں۔

② کامل ثنا، ہر قسم کی تعریفات اور جلال و کمال کی تمام صفات صرف اللہ اکیلے کے لیے ہیں کیونکہ وہی ہر چیز کو پالنے والا، پیدا کرنے والا اور اس کی تدبیر کرنے والا ہے۔ عالمین، عالَم کی جمع ہے جس سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہے۔

③ پچھلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی گئی ہے۔

④ عظمت و بزرگی بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، وہ اس طرح کہ روزِ قیامت وہی ہر چیز کا مالک ہوگا۔ اور کوئی کسی دوسرے کے لیے کچھ بھی اختیار نہ رکھے گا۔ لہٰذا ﴿يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ سے مراد جزا و سزا اور حساب کا دن ہے۔



⑤ یا اللہ! ہم عبادت و طاعت کی تمام اقسام میں صرف تجھ اکیلے کو خاص کرتے ہیں، تیرے ساتھ تیرے غیر کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ تجھ اکیلے ہی سے اپنے تمام معاملات میں مدد مانگتے ہیں۔ ہر قسم کی خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تیرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

⑥ سیدھی راہ کی طرف ہماری راہ نمائی فرما کر ہمیں اس پر چلا، اسی پر مضبوطی سے جما دے اور ہمیں ہدایت میں مزید ترقی دے۔ ﴿الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ سے مراد ایسا واضح راستہ ہے جس میں کسی طرح کی کجی اور کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو، اور وہ یقیناً اسلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو دے کر مبعوث فرمایا۔

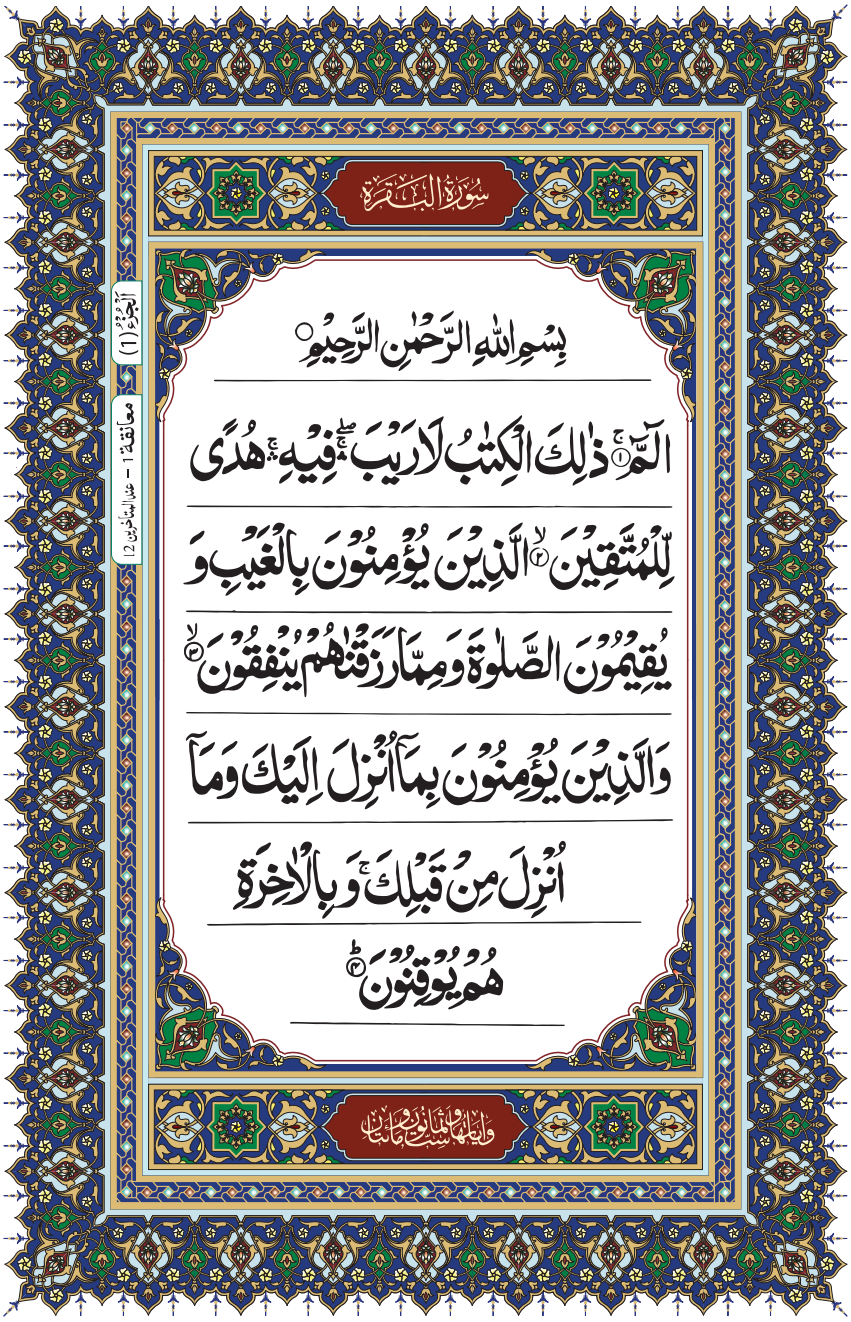
⑦ اپنے ان بندوں کی راہ دکھا جنھیں تو نے ہدایت دے کر ان پر انعامات فرمائے، جیسے: انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں!! ان لوگوں کی راہ پر نہ چلانا جو تیرے غضب کا شکار ہوئے، جنھوں نے حق کو پہچان کر اس کی پیروی سے گریز کیا، جیسے: یہود۔ اور حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہ پر بھی نہ چلانا جو تلاشِ حق میں اپنی کوتاہی کی وجہ سے حق پانے سے قاصر رہے، جیسے: عیسائی۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا آغاز بسم اللہ سے کیا تاکہ اپنے بندوں کی رہنمائی فرمائے کہ وہ بھی اس کی مدد اور توفیق کی طلب کے لیے اپنے اقوال و افعال کا آغاز اسی سے کیا کریں۔

❀ اللہ کے نیک بندوں کی دعا کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور عظمت و بزرگی بیان کرتے ہیں، پھر اپنی حاجت مانگتے ہیں۔

❀ مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ عیسائیوں جیسے گمراہ لوگوں کی طرح تلاشِ حق میں کوتاہی کریں نہ یہود جیسے غضب الٰہی کے شکار لوگوں کی طرح حق کو پہچاننے کے باوجود بے عملی کی روش اختیار کریں۔

❀ یہ عظیم سورت بتاتی ہے کہ ایمان میں کمال صرف عبادتِ الٰہی میں اخلاص اور غیر اللہ کو چھوڑ کر اکیلے اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔



سورۂ بقرہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ❀ اللہ کے لیے سرِتسلیم خم کر کے اسلام کو نافذ کرتے ہوئے زمین میں خلافت قائم کرنا اور بنی اسرائیل کے حالات سے متنبہ کرنا اس سورت کے خصوصی موضوعات ہیں۔

❀ **تفسیر:** اس سورت میں بنی اسرائیل کی ایک بقرہ (گائے) کے قصے کا ذکر ہے، اس لیے اسے سورۂ بقرہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس واقعے میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی فوری تعمیل کرنی واجب ہے۔ یہود کی طرح حیلوں بہانوں سے کام نہیں لینا چاہیے۔

(1) **الٓمّٓ:** یہ حروفِ مقطعات ہیں جن سے بعض سورتوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ ان حروف کو اگر علیحدہ علیحدہ (ا، ب ت) کی صورت میں پڑھا جائے تو ان کے کوئی ذاتی معنی نہیں ہوتے لیکن یہاں ان کے ذکر میں کوئی نہ کوئی مقصد اور حکمت ضرور ہے کیونکہ قرآن میں کچھ بھی بے مقصد نہیں۔ ایک اہم حکمت یہ ہے کہ ان حروف سے اس چیلنج کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن مجید انھی حروف سے بنا ہے جن سے تم واقف ہو اور جن کو بول کر تم باہم گفتگو کرتے ہو، اگر ہمت ہے تو اس جیسا کلام پیش کرو۔ یہی وجہ ہے کہ ان حروف کے بعد عموماً قرآن مجید ہی کا ذکر ہوتا ہے جیسا کہ اس سورت میں ہے۔

(2) یہ قرآن، عظیم کتاب ہے۔ اس میں کسی پہلو سے کوئی شک نہیں، نہ اس کے نازل ہونے کے پہلو سے اور نہ الفاظ اور معانی کے پہلو سے۔ یہ اللہ کا کلام ہے جو متقی لوگوں کو اللہ تک پہنچانے والی راہ بتاتا ہے۔

(3)، (4) ''جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔'' غیب سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ہم سے چھپی ہوئی ہو اور اس کا ادراک حواسِ خمسہ سے ممکن نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول نے اس کی خبر دی ہو، جیسے آخرت کا دن۔ ''وہ جو نماز قائم کرتے ہیں۔'' نماز قائم کرنے کا مطلب ہے: شریعت کی بیان کردہ شرائط وضوابط کے مطابق تمام ارکان، واجبات اور سنتوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز ادا کرنا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے دیے ہوئے رزق سے فرض زکاۃ اور نفل صدقات کی صورت میں خرچ کرتے ہیں۔ اے نبی! یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہونے والی وحی اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر اترنے والی وحی کو بلاتفریق مانتے ہیں، نیز یہی لوگ آخرت کے قائم ہونے اور اس میں ملنے والی جزا وسزا پر پختہ اور کامل یقین رکھتے ہیں۔

فوائد: ❀ قرآن کریم کے ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہونے پر مکمل اعتماد اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، کیونکہ کسی مخلوق کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اپنے کلام میں ایسا دعویٰ کر سکے۔

❀ قرآن مجید کی عظیم ہدایات سے صرف وہ متقی اور پرہیزگار لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ہو۔

❀ ایمان کا سب سے اعلیٰ درجہ بن دیکھے ایمان لانا ہے کیونکہ اس صورت میں بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر اس چیز کو مانتا ہے جس کا علم اللہ نے اپنے پاس غیب میں رکھا ہے، نیز رسول اللہ ﷺ نے اس پاک ذات کے بارے میں جو خبر دی ہے وہ اسے بھی تسلیم کرتا ہے۔

❀ قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر اللہ تعالیٰ نے نماز وزکاۃ کا اکٹھا ذکر کیا ہے کیونکہ نماز معبود کے لیے اخلاص کا اظہار ہے اور زکاۃ بندوں کے لیے حسنِ سلوک کا اظہار۔ اور یہ دونوں سعادت اور نجات کا ذریعہ ہیں۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ
أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ
مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾
يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا
قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ
السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ
شَيَاطِينِهِمْ ۙ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾
اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾

(5) مذکورہ صفات رکھنے والے لوگ ہی راہِ ہدایت پر چلنے والے ہیں اور یہی دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی پانے والے ہیں کیونکہ ان کی امیدیں پوری ہوں گی اور ان کے سب خطرات ٹل جائیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے مومنین و متقین کی صفات ذکر کیں جن کا ظاہر و باطن نہایت صاف شفاف ہوتا ہے تو ساتھ ہی کافروں کے ایک گروہ کی صفات بھی ذکر کر دیں جن کا ظاہر و باطن نہایت خراب ہوتا ہے، چنانچہ فرمایا:

(6) جن لوگوں کے بارے میں ایمان نہ لانے کی وجہ سے اللہ کی بات ثابت ہوگئی، وہ اپنی گمراہی اور اسلام دشمنی پر ڈٹے ہوئے ہیں، آپ کا انھیں (عذابِ آخرت سے) ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے۔

(7) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور ان دلوں میں موجود باطل سمیت انھیں بند کر دیا ہے۔ ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ حق کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور اسے قبول کرنے کی غرض سے اسے سنتے ہی نہیں ہیں۔ ان کی آنکھوں پر ایسے پردے ڈال دیے ہیں کہ حق واضح ہونے کے باوجود انھیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

ظاہر و باطن میں خراب صفات والے کافروں کا ذکر کرنے کے بعد منافقین کا ذکر فرمایا جو بھیڑ کی کھال میں چھپے بھیڑیے ہیں جن کا باطن نہایت برا اور ظاہر عام لوگوں کے سامنے بڑا خوشنما ہوتا ہے۔ فرمایا:

(8) لوگوں کا ایک گروہ وہ ہے جو ایمان کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن وہ یہ بات اپنے جان و مال کے بچاؤ کے لیے صرف اپنی زبانوں سے کہتے ہیں جبکہ اندر سے وہ کافر ہی ہیں۔

(9) دل میں کفر رکھ کر اور ایمان ظاہر کر کے وہ اپنی نادانی اور جہالت سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یوں وہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو دھوکا دے رہے ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ صرف خود فریبی کا شکار ہیں اور انھیں اس کا شعور بھی نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ بلکہ مخفی تر باتوں کو بھی جانتا ہے۔ یہ حقائق بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو ان منافقوں کے اوصاف اور حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔

(10) ان کی منافقت کا سبب ان کے دلوں کا شک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے شک کے ساتھ مزید شکوک بڑھا دیے اور انھیں ان کے عمل کی جنس سے بدلہ دیا، گویا جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ یہ لوگ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دردناک عذاب میں ہوں گے کیونکہ انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا، لوگوں سے بھی جھوٹ بولا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو بھی جھٹلایا۔

(11) جب انھیں کفر اور گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلانے سے روکا جاتا ہے تو انکار کرتے ہیں اور جھٹ سے کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ (12) درحقیقت انھیں اس کا احساس اور شعور ہی نہیں کہ وہی فسادی ہیں اور نہ انھیں یہ احساس ہے کہ ان کا کردار عین فساد ہے۔ (13) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لاؤ تو انکار کرتے اور تمسخر اڑاتے ہوئے کہتے ہیں: کیا ہم بھی بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ درحقیقت وہ خود ہی بے وقوف ہیں لیکن وہ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ (14) جب وہ اہلِ ایمان سے ملتے ہیں تو ان سے ڈرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم بھی تمھاری طرح ایمان دار ہیں اور جب اپنے سرداروں اور وڈیروں کے پاس جاتے ہیں تو انھیں اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ دراصل ہم تمھارے ہی ساتھی ہیں۔ ہم تو زبانی کلامی تائید کا اظہار کر کے مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان سے شغل کرتے ہیں۔ (15) ایمان والوں کے ساتھ اس مذاق و شغل کے بدلے میں اللہ بھی انھیں مذاق و شغل کا نشانہ بنائے گا، یعنی انھیں ان کے عمل کی جنس سے بدلہ دے گا۔ وہ اس طرح کہ دنیا میں ان کے لیے مسلمانوں والے احکام رکھے ہیں تاکہ وہ سمجھتے رہیں کہ ہماری سیاست بڑی کامیاب ہے لیکن روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کفر و نفاق کی بنا پر بدلہ دے گا تو انھیں اندازہ ہوگا کہ ہم تو خود مذاق بن گئے۔ تب وہ حیران و پریشان ہو کر رہ جائیں گے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ان کی سرکشی اور گمراہی مزید بڑھانے کے لیے ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور نیک اعمال سے دنیا میں ہدایت اور خیر کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں کامیابی و کامرانی ملے گی۔ ❀ احکامِ الٰہی کو جھٹلانے اور اہلِ ایمان سے بغض و عناد رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جن کے دلوں پر مہر لگا دے، ان کے لیے بڑے بڑے معجزے بھی فائدہ مند نہیں رہتے۔ ❀ ظالموں اور جھٹلانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت، کسی غفلت یا ان کے مقابلے میں بے بسی کی وجہ سے ہرگز نہیں ہوتی بلکہ اس کا مقصد ان کی سرکشی کو بڑھا کر انھیں بڑی سزا دینا ہوتا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۖ
فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي
ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ
كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ
أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ
بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم
مَّشَوْا فِيهِ ۖ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ
بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً
وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ
فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ
مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا
شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾

ع 2 13 2

(16) یہی منافق اصل بے وقوف ہیں جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا۔ ان کی یہ تجارت کبھی نفع بخش نہیں ہوسکتی کیونکہ ایمان کا خسارہ کبھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر اس سے ان کے لیے حق کی راہیں بھی بند ہوگئیں۔

(17) اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کی دو مثالیں بیان کی ہیں: ایک آگ کی اور دوسری پانی کی۔ آگ کے ساتھ ان کی مثال اس آدمی سے دی گئی ہے جس نے روشنی حاصل کرنے کے لیے آگ جلائی۔ جب اس کا الاؤ روشن ہوگیا اور اس نے سمجھا کہ اب وہ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے تو وہ آگ بجھ گئی۔ روشنی ختم ہو گئی لیکن اس کی حرارت باقی رہی۔ اب آگ جلانے والا اور اس کے ساتھی خوفناک اندھیروں میں ہیں۔ انھیں کچھ نظر نہیں آتا حتی کہ راستہ بھی دکھائی نہیں دے رہا۔

(18) وہ اس طرح بہرے ہو چکے ہیں کہ حق کی آواز ان کے کانوں میں پڑ کر بھی انھیں سنائی نہیں دیتی کہ وہ اسے قبول کر سکیں۔ ایسے گونگے ہو گئے ہیں کہ زبان پر حق جاری نہیں ہوتا۔ آنکھوں سے اس طرح اندھے ہو گئے ہیں کہ گمراہی کے سوا کوئی راہ انھیں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ لوگ اپنی گمراہی سے بالکل نہ پلٹ سکیں گے۔

(19) پانی کے ساتھ ان کی مثال یوں ہے جیسے کسی قوم پر ایسے گھنے بادلوں سے خوب بارش برسے، جن میں تہ در تہ اندھیرے ہوں، بجلی کی زوردار کڑک اور چمک بھی ہو، تو وہ شدید گھبراہٹ اور خوف کے مارے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں کہ کہیں مر ہی نہ جائیں، حالانکہ کافر اللہ کے گھیرے میں ہیں، کہیں بھاگ نہیں سکتے۔

(20) قریب ہے کہ بجلی کی شدید چمک ان کی بینائی ختم کر دے۔ جب ان کے لیے تھوڑی سی بجلی چمکتی ہے اور روشنی ہوتی ہے تو وہ آگے بڑھتے ہیں اور جب بجلی کی چمک اور روشنی ختم ہو جاتی ہے تو تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور حرکت تک نہیں کرتے۔ حق سے ان کے منہ موڑنے کے جرم میں اگر اللہ چاہے تو اپنی قدرت کاملہ سے ان کی سماعت اور بصارت ہمیشہ کے لیے ختم کر دے۔

اس مثال میں بارش سے مراد قرآن مجید ہے۔ کڑک کی آواز سے مراد قرآن میں موجود تنبیہات ہیں۔ بجلی کی روشنی کو حق کے ظاہر ہونے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح بجلی کی چمک سے کبھی روشنی ہوتی ہے، اسی طرح کبھی حق ان کے لیے واضح ہو جاتا ہے۔ حق سے منہ موڑنے اور اسے قبول نہ کرنے کو بجلی کے کڑکے سن کر کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ان دونوں مثالوں والے لوگوں اور منافقوں کے درمیان مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں ہی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔ آگ والی مثال میں آگ جلانے والوں کو سوائے اندھیرے اور حرارت کے کچھ حاصل نہیں ہوا اور پانی والی مثال میں بارش سے فائدہ اٹھانے کی توقع رکھنے والوں نے بجلی اور کڑک کے خوف کے سوا کچھ حاصل نہیں کیا۔ بالکل اسی طرح منافقوں کو اسلام میں سوائے شدت اور سختی کے کچھ نظر نہیں آتا۔

لوگوں کے تینوں گروہوں: مومنوں، منافقوں اور کافروں کا ذکر کرنے کے بعد سب کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے خالص اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

(21) لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جو یکتا ہے، اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو کیونکہ اسی نے تمھیں اور تم سے پہلی امتوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی عبادت اس امید پہ کرو کہ تمھارا حکم بجالانا اور منع کردہ امور سے رک جانا تمھارے اور اس کے عذاب کے درمیان رکاوٹ بن سکے۔ (22) اللہ تعالیٰ ہی نے تمھارے لیے زمین کو ہموار بچھونا اور آسمان کو اس کے اوپر مضبوط چھت بنایا۔ بارش کا نزول اسی کا انعام ہے جس کی بدولت اس نے زمین سے تمھاری خوراک کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے شریک اور ساجھی مت بناؤ جبکہ تمھیں علم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں۔ (23) لوگو! اگر تمھیں ہمارے بندے محمد ﷺ پر نازل کیے گئے قرآن میں شک ہو تو تمھیں ہمارا چیلنج ہے کہ اس جیسی ایک سورت، چاہے وہ اس قرآن کی سب سے چھوٹی سورت ہی ہو، بنا کر دکھاؤ۔ اپنے اس شک والے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لیے اپنے سارے حمایتی بلا لو۔ اگر تم سچے ہو تو ضرور ایسا کرو!

فوائد:
- یقیناً اللہ تعالیٰ منافقوں کو ہدایت سے منہ موڑنے اور منافقت کی سزا دیتے ہوئے اس وقت رسوا کرے گا جب وہ شدید محتاجی اور انتہائی بے بسی کی حالت میں ہوں گے۔
- اکیلے اللہ ہی کی بندگی کی جائے جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کائنات میں موجود ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے ہماری خاطر پیدا کیا ہے اور اسے ہمارے تابع کر دیا ہے۔
- مخلوق کا قرآن مجید کی ایک سورت کی مثل لانے سے عاجز رہنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ قرآن اللہ حکیم وعلیم کا اتارا ہوا ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا
رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ
وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ
بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا
فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى
السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾

(24) اگر تم ایسا نہ کر سکے اور تم کبھی بھی ایسا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتے، لہٰذا اس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن عذاب کے مستحق لوگ' معبود سمجھے جانے والے اور دیگر انواع و اقسام کے پتھر ہوں گے۔ یہ آگ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر کافروں کے لیے بنائی اور بھڑکائی ہے۔

(25) جب سابقہ وعید کافروں کے لیے تھی تو اس کے بعد فرمایا: اے نبی! آپ اللہ پر ایمان رکھنے والے اور نیک اعمال کرنے والے لوگوں کو خوشخبری سنا دیں جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ جب انھیں اس کے پاکیزہ پھل کھانے کے لیے پیش کیے جائیں گے تو دنیا کے پھلوں سے انتہائی مشابہت کی وجہ سے وہ کہیں گے: یہ تو اسی طرح کے پھل ہیں جو ہمیں اس سے پہلے ملے تھے۔ انھیں نام اور شکل میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے پھل اس لیے پیش کیے جائیں گے تاکہ وہ ان کی جان پہچان کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ ہوں، لیکن وہ پھل ذائقے اور لذت میں دنیا کے پھلوں سے مختلف ہوں گے، مزید برآں ان کے لیے جنت میں ایسی بیویاں ہوں گی جو ہر ایسے عیب سے پاک ہوں گی جس سے دنیا میں انسانی طبیعت کراہت اور گھن محسوس کرتی ہے۔ جنت والے ختم ہو جانے والی دنیاوی نعمتوں کے برعکس کبھی نہ ختم ہونے والی دائمی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں گے۔

(26) بے شک اللہ تعالیٰ جیسی چاہتا مثال بیان کرتا ہے وہ کسی مثال کو بیان کرنے سے نہیں شرماتا، خواہ وہ مچھر کی ہو یا اس سے کسی بڑی یا چھوٹی چیز کی۔ ان مثالوں کے بارے میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ایمان دار اور کافر۔ جہاں تک ایمان داروں کا تعلق ہے تو وہ ان مثالوں کی تصدیق کرتے اور جانتے ہیں کہ ان کے بیان میں ضرور کوئی حکمت ہے، جبکہ کافر ان مثالوں کا مذاق اڑاتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اتنی حقیر مخلوق، یعنی مچھر، مکھی اور مکڑی وغیرہ کی مثالیں اللہ تعالیٰ کیوں بیان کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ ان مثالوں میں لوگوں کے لیے ہدایات اور نصیحتیں ہیں۔ ان سے لوگوں کو آزمایا بھی جاتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ ان مثالوں سے بے رُخی اختیار کرنے اور ان میں غور و فکر نہ کرنے کی وجہ سے گمراہ کر دیتا ہے، اور ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ان سے نصیحت پکڑنے پر ہدایت عطا فرماتا ہے اور ان کی تعداد بھی کم نہیں۔ گمراہ وہی ہوتے ہیں جو گمراہی کے مستحق ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے سرکشی کرنے والے لوگ ہیں، جیسے منافقین۔ (27) یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے اس عہد و پیمان کو توڑتے ہیں جو اس نے ان سے اپنی عبادت کے بارے میں لیا تھا کہ وہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے رسول کی اتباع کریں گے جس کی پہلے رسولوں نے خبر دی تھی۔ وہ لوگ ان رشتوں کو توڑتے ہیں جنھیں ملانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ دنیا و آخرت میں اپنا نقصان کرنے والے ہیں۔ (28) اے کافرو! تمھارا معاملہ بھی عجیب ہے! تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو! حالانکہ تم اپنی ہی ذات میں اس کی قدرت کاملہ کے دلائل کا مشاہدہ کرتے ہو کہ تم عدم تھے، کچھ بھی نہ تھے، اس نے تمھیں عدم سے وجود بخشا۔ عدم پہلی موت تھی اور وجود پہلی زندگی ہے۔ پھر وہی تمھیں دوسری مرتبہ موت دے گا اور پھر دوسری دفعہ زندہ کرے گا، پھر تمھیں اپنی طرف لوٹائے گا تاکہ جو کچھ تم نے آگے بھیجا، اس پر تمھارا حساب لے۔ (29) اللہ اکیلے ہی نے تمھارے لیے دریا، درخت وغیرہ جیسی زمین کی تمام چیزیں پیدا کیں جن کا کوئی شمار نہیں اس نے ان چیزوں کو تمھارے تابع کر دیا کہ تم ان سے فائدہ اور نفع حاصل کر رہے ہو، پھر وہ آسمانوں کی تخلیق کی طرف متوجہ ہوا تو انھیں برابر سات آسمان بنا دیے۔ وہی ہے جس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔

فوائد: ❀ جنت کی نعمتوں کا کمال یہ ہے کہ ان کی لذتیں کبھی بے مزہ اور بے سرور نہیں ہوں گی اور نہ ان میں کوئی اذیت یا تکلیف دہ بات شامل ہوگی۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ مثالوں سے صرف اہلِ ایمان ہی نفع حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہی صدقِ دل سے ہدایت کے طلب گار ہوتے ہیں اور اس کے لیے حقیقی کوشش کرتے ہیں۔ ❀ فاسقوں کی نمایاں علامات یہ ہیں: اللہ تعالیٰ اور مخلوق سے عہد شکنی، ان رشتوں کو توڑنا جنھیں ملانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرنا۔ ❀ زمین کی تمام اشیاء بنیادی طور پر حلال اور پاکیزہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کیا ہے کہ زمین کی ہر چیز ان کی خاطر پیدا کی ہے۔ (ان میں سے حرام چیزوں کا علیحدہ سے ذکر کر دیا گیا ہے)۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا
اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ
اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ
بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ
بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ
غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَ
اسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ
عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤی
اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۳۷﴾

(30) اللہ تعالیٰ خبر دے رہا ہے کہ اس نے فرشتوں سے فرمایا کہ وہ عنقریب زمین میں انسانوں کو بسائے گا جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی آباد کاری میں ایک دوسرے کے جانشین ہوں گے۔ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے معلومات کے لیے پوچھا کہ اولادِ آدم کو زمین میں آباد کرنے اور انھیں خلیفہ بنانے میں کیا حکمت ہے جبکہ وہ اس میں فساد برپا کریں گے اور ناحق خون بہائیں گے؟ فرشتوں نے بات جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا: ہم ہیں نا تیری اطاعت کے لیے، ہم تیری حمد کرتے ہوئے تجھے ہر عیب سے پاک قرار دیتے ہیں اور تیرے جلال و کمال کا اعتراف کرتے ہوئے تیری تعظیم بجا لاتے ہیں۔ اس میں ذرہ بھر بھی سستی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سوال کا جواب دیا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم بالکل نہیں جانتے کہ ان کی تخلیق میں اور انھیں خلیفہ بنانے میں کیا واضح حکمتیں اور عظیم مقاصد ہیں۔ (31) آدم علیہ السلام کی قدر و منزلت بیان کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام حیوانات و جمادات وغیرہ کے نام سکھائے، الفاظ اور معانی بھی سکھائے، پھر یہ فرماتے ہوئے ساری چیزیں فرشتوں کے سامنے رکھیں کہ اگر تم اپنے اس قول میں کہ تم اس انسانی مخلوق سے زیادہ معزز اور افضل ہو۔ سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ (32) انھوں نے اپنے نقص کا اعتراف کرتے ہوئے ہر فضل و کرم کا مالک اللہ تعالیٰ کو قرار دیتے ہوئے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم تجھے اس سے پاک اور بلند سمجھتے ہیں کہ تیرے فیصلوں اور تیری شریعت پر اعتراض کیا جائے۔ ہم تو کسی چیز کا علم نہیں رکھتے مگر اس چیز کا جس کا تو نے ہمیں علم عطا کیا۔ علم والا تو تُو ہی ہے کہ کوئی شے تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ حکمت والا بھی تو ہی ہے کہ تقدیر اور شریعت کے تمام امور کو تو ہی اپنی حکمت سے ان کے موقع محل پر رکھتا ہے۔ (33) تب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ تم انھیں ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ جب انھوں نے ان تمام چیزوں کے نام بتا دیے جیسے کہ پروردگار نے انھیں سکھائے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ زمین و آسمان کی پوشیدہ چیزوں کو میں ہی جانتا ہوں اور میں تمھارے ظاہری حالات اور دل کی باتوں سے بھی اچھی طرح واقف ہوں۔ (34) اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو تعظیمی سجدہ کریں تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے فوراً سجدہ کیا۔ مگر ابلیس جو جنات میں سے تھا، اس نے اللہ کے حکم پر اعتراض اور آدم علیہ السلام پر اپنی بڑائی کا اظہار کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والوں میں سے ہو گیا۔ (35) ہم نے کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی حوا جنت میں رہو اور بغیر کسی رکاوٹ کے جنت میں سے جہاں سے چاہو جتنا چاہو مزے سے کھاؤ۔ سوائے اس درخت کے جس کا پھل کھانے سے میں نے تمھیں منع کر دیا ہے۔ اس کے قریب جاؤ گے تو میرے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے ظالم ٹھہرو گے۔ (36) شیطان مسلسل انھیں وسوسے ڈالتا رہا اور (اس درخت کو) خوبصورت بنا کر پیش کرتا رہا یہاں تک کہ انھیں بہکانے اور اللہ تعالیٰ کے منع کیے ہوئے درخت کا پھل کھانے کا گناہ کروانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کی سزا دونوں کو یہ ملی کہ جس جنت میں وہ رہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سے نکال دیا۔ اللہ نے ان دونوں سے اور شیطان سے کہا: تم زمین پر اتر جاؤ۔ وہاں تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور تمھیں اس زمین میں ایک خاص وقت تک ٹھہرنے اور اس کی مفید چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے یہاں تک کہ تمھاری مدت ختم ہو جائے اور قیامت قائم ہو جائے۔ (37) اللہ تعالیٰ نے جو کلمات آدم علیہ السلام کی طرف القا کیے اور جن کے ساتھ انھیں دعا کرنے کا الہام کیا، انھوں نے وہ کلمات لے لیے۔ وہ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں مذکور ہیں: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ ”اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ (الأعراف 23:7) اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور انھیں بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ رجوع کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ مومن پر فرض ہے کہ اگر اس پر اللہ تعالیٰ کے کسی حکم یا اس کی پیدا کردہ کسی چیز کی حکمت پوشیدہ رہ جائے تو بھی اللہ کے حضور اس کے حکم اور اس کی تخلیق کے معاملے میں سر تسلیم خم کرے۔ ❀ قرآن کریم نے علم کی قدر و منزلت کو اونچا کیا ہے اور اسے مخلوق کے درمیان فضیلت کا ایک اہم سبب قرار دیا ہے۔ ❀ تکبر تمام گناہوں کی جڑ اور مخلوقات پر نازل ہونے والی ہر بلا کی بنیاد ہے۔ یہ پہلا گناہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی۔


قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ ع 4 10 4
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا
بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ
اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۠ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ ع 5 7 5 الٓمّٓ - 1
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾

(38) ہم نے ان سے کہا: تم سب جنت سے زمین پر اتر جاؤ۔ پھر اگر تمھارے پاس میرے رسول ہدایت لے کر آئیں تو جو اس کی پیروی کریں گے اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں گے تو انھیں آخرت میں کوئی خوف وخطرہ ہوگا نہ دنیا سے کچھ کھو جانے کا غم ہوگا۔

(39) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا تو وہ لوگ دوزخ والے ہیں جس سے وہ کبھی باہر نہ نکل سکیں گے۔

(40) اللہ کے نبی یعقوب (اسرائیل) کی اولاد! اللہ تعالیٰ نے تم پر جو متواتر انعامات کیے ہیں، انھیں یاد رکھو اور ان کا شکر ادا کرو اور میں نے تم سے اپنی ذات اور اپنے رسولوں پر ایمان لانے اور اپنے احکام پر عمل کرنے کا جو عہد و پیمان لیا تھا، اسے لازمی پورا کرو۔ اگر تم اسے پورا کرو گے تو جو وعدہ میں نے تم سے کیا ہے، میں بھی اسے پورا کروں گا اور دنیا میں تمھیں عمدہ زندگی اور قیامت کے دن اچھا بدلہ دوں گا۔ اور تم مجھ اکیلے ہی سے ڈرو اور میرے عہد کو ہرگز نہ توڑو۔

(41) اور اس قرآن پر ایمان لاؤ جو میں نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ وہ تحریف سے پہلے والی اس اصل تورات کے موافق ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی نبوت کا ذکر ہے۔ ڈرو اس بات سے کہ سب سے پہلے تم ہی اس کا انکار کر بیٹھو اور جاہ و منصب اور سیادت کے معمولی فائدے کے لیے میری نازل کردہ آیات نہ بدلو اور میرے غضب اور میرے عذاب سے بچو۔

(42) اور جو حق میں نے اپنے رسولوں پر نازل کیا، اسے اپنی من گھڑت باتوں سے خلط ملط نہ کرو اور تمھاری کتابوں میں محمد ﷺ کی جن صفات کا ذکر ہے، انھیں نہ چھپاؤ، حالانکہ ان کے برحق ہونے کا تمھیں علم بھی ہے اور یقین بھی۔

(43) نماز کو اس کے ارکان، واجبات اور سنتوں کا خیال رکھتے ہوئے مکمل طریقے سے ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہاتھوں میں جو مال دیا ہے اس کی زکاۃ نکالو۔ اور امتِ محمد ﷺ کے عاجزی کرنے اور جھکنے والے لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر تم بھی اللہ کی بارگاہ میں جھکنے والے بن جاؤ۔

(44) یہ کتنی بری بات ہے کہ تم دوسروں کو ایمان لانے اور اچھے کام کرنے کا حکم دو اور خود اپنے آپ کو بھول کر اس سے منہ موڑ جاؤ، حالانکہ تم تورات پڑھتے ہو اور اس میں موجود اللہ کے دین کی پیروی کرنے اور رسولوں کی تصدیق کرنے کے حکم کا علم بھی رکھتے ہو۔ تم اپنی عقل سے فائدہ کیوں نہیں لیتے؟

(45) تم اپنے دینی اور دنیاوی تمام معاملات میں صبر اور نماز کے ساتھ اللہ کی مدد حاصل کرو۔ اس سے تمھیں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا اور تمھارا اس کے ساتھ رابطہ استوار ہوگا، پھر وہ تمھاری مدد و حفاظت فرمائے گا اور تم سے ہر پریشانی دور کر دے گا اور یقیناً نماز کی ادائیگی اللہ کے فرمانبرداروں کے علاوہ باقی لوگوں کے لیے بہت بھاری اور مشکل ہے۔ (46) اور یہ فرمانبرداروں کے لیے آسان اس لیے ہے کہ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ انھیں اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے، قیامت کے دن اس سے ملنا ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تاکہ وہ انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے۔ (47) اے اللہ کے نبی یعقوب کی اولاد! میری دینی اور دنیاوی نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمھیں عطا کی ہیں اور یاد کرو کہ میں نے تمھیں نبوت و بادشاہت عطا کر کے تمھارے دور کے تمام لوگوں سے اونچا مقام دیا۔ (48) میرے حکموں پر عمل کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں کو چھوڑ کر اپنے اور قیامت کے عذاب کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر لو۔ یہی وہ دن ہے جب کوئی فرد کسی دوسرے کو کچھ فائدہ نہ دے سکے گا۔ اللہ کی اجازت کے بغیر نقصان دور کرنے یا نفع پہنچانے کی کوئی سفارش قبول نہ ہوگی اور کوئی فدیہ یا معاوضہ بھی قبول نہ کیا جائے گا، خواہ وہ زمین بھر سونا ہی ہو۔ اس دن ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔ جب نہ سفارش کرنے والا فائدہ دے سکے، نہ معاوضہ قبول ہو سکے اور نہ کوئی مددگار بن سکے تو کوئی بھاگ کر کہاں جائے گا؟!

فوائد: ❀ سب سے بڑی ناکامی یہ ہے کہ انسان دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور خود کو بھول جائے۔ ❀ صبر اور نماز عظیم ترین امور ہیں جن سے بندہ اپنے تمام معاملات میں مدد لے سکتا ہے۔ ❀ معاوضہ یا سفارش کرنے والے قیامت کے دن کسی آدمی سے عذاب دور نہیں کر سکیں گے۔ اس کے نیک اعمال کے سوا اسے کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۴۹ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۰ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۵۱ ثُمَّ عَفَوْنَا
عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۲ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۵۳ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا
اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ
بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۵۴ وَاِذْ
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۵ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۶ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ
وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۵۷

(49) اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمھیں فرعون کے پیروکاروں سے نجات دی جو تمھیں طرح طرح کے عذاب دیتے تھے۔ تمھارے بیٹوں کو ذبح کر کے قتل کرتے تھے تاکہ تمھاری نسل ختم ہو جائے اور تمھاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے تاکہ بڑی ہو کر ان کی خدمت کریں۔ ان کا مقصد تمھیں ذلیل کرنا اور تمھاری توہین کرنا تھا۔ تمھیں فرعون کے پنجے اور اس کے پیروکاروں کی گرفت سے نکالنا تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑا امتحان تھا تاکہ تم شکر کرو۔

(50) اور ہماری نعمتوں میں سے اس کو بھی یاد کرو کہ ہم نے تمھارے لیے سمندر (بحیرۂ قلزم کی کھاڑی) کو پھاڑا، تمھارے چلنے کے لیے اس میں خشک راستے بنا دیے، پھر تمھیں اس سے پار گزارا اور تمھاری آنکھوں کے سامنے تمھارے دشمن فرعون اور اس کے پیروکاروں کو غرق کیا جبکہ تم انھیں دیکھ رہے تھے۔

(51) اور ہماری ان نعمتوں میں سے ہمارا وہ وعدہ بھی یاد کرو کہ جب ہم نے نور و ہدایت پر مبنی تورات کے نزول کی تکمیل کے لیے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا اور انھیں کوہِ طور پر بلایا تو تم نے اس دوران میں بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور اس کرتوت کے مرتکب ہو کر تم ظالم ٹھہرے۔

(52) پھر ہم نے تمھاری توبہ کے بعد تم سے درگزر کیا اور تمھارا مؤاخذہ نہیں کیا تاکہ تم اچھے طریقے سے اللہ کی عبادت و اطاعت کر کے اس کا شکر ادا کرو۔

(53) ان نعمتوں میں سے یہ نعمت بھی یاد کرو کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وہ تورات دی جو حق و باطل میں تفریق کرنے والی اور ہدایت اور گمراہی کے درمیان تمیز کرنے والی ہے تاکہ تم اس کے ذریعے سے حق کی راہ پاؤ۔

(54) اور اس نعمت کو بھی یاد کرو کہ اللہ نے تمھیں بچھڑے کی عبادت سے توبہ کی توفیق دی۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے تم سے کہا کہ بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، لہٰذا توبہ کرو اور اپنے پیدا کرنے والے کی طرف پلٹ آؤ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو اور اس انداز سے توبہ، ایسے کفر پر اڑے رہنے سے بہتر ہے جو ہمیشہ کے لیے آگ میں لے جانے والا ہے۔ تم نے اللہ کی توفیق اور اعانت سے ایسے ہی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرمائی کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے۔

(55) اور اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے آباء و اجداد نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے آمنے سامنے بغیر کسی پردے کے نہ دیکھ لیں۔ پھر تمھیں ایک جلانے والی آگ نے پکڑ لیا جبکہ تم ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

(56) پھر تمھاری موت کے بعد ہم نے تمھیں دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم اس انعام پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بن جاؤ۔

(57) ہماری نعمتوں میں سے تم پر یہ نعمت بھی ہے کہ جب تم میدان تیہ میں سرگرداں تھے تو ہم نے سورج کی گرمی سے بچانے کے لیے تم پر بادلوں کے سائے کیے اور اپنی نعمتوں میں سے شہد کی طرح میٹھا مشروب (مَنّ) تم پر اتارا اور نہایت عمدہ گوشت والے بٹیر جیسے چھوٹے چھوٹے پرندے (سَلویٰ) اتارے اور تم سے کہا کہ ہمارے دیے ہوئے پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ۔ انھوں نے ان نعمتوں کا انکار اور ناشکری کر کے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ظلم کیا، وہ اس طرح کہ اپنا ثواب ضائع کیا اور اپنے نفسوں کو عذاب کا مستحق ٹھہرایا۔

فوائد: ❀ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے عظیم اور وافر نعمتیں عطا کیں لیکن اس کے باوجود وہ تکبر اور سرکشی ہی میں بڑھتے چلے گئے۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے نہایت بردبار اور رحیم ہے، خواہ ان کے گناہ کتنے ہی زیادہ اور بڑے کیوں نہ ہوں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی وحی حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن معیار ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ
رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا
غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ
اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى
لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَ
بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ
خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

ع 6 13 6 — ع 7 2 7

(58) اور اللہ کے انعامات میں سے اس انعام کو یاد کرو جب ہم نے تم سے کہا کہ بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ اور اس میں موجود تمام پاکیزہ چیزیں بغیر کسی روک ٹوک کے خوب کھاؤ۔ تاہم شہر میں داخل ہوتے وقت رکوع کی حالت میں جھک کر جانا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہوئے جانا: حِطَّةٌ... ''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف کر دے۔'' ہم تمھاری دعا ضرور قبول کریں گے اور جنھوں نے اپنے اعمال میں خوبی پیدا کی، انھیں ان کی اس خوبی پر مزید ثواب بھی دیں گے۔

(59) مگر ان میں سے ظالموں نے شہر میں داخل ہونے کا طریقہ بدل دیا اور دعا میں بھی تحریف کر دی۔ جھک کر داخل ہونے کے بجائے وہ سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور زبانوں سے یہ کہتے تھے: حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ ... بالی میں دانہ۔ گویا اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑا رہے تھے۔ سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ انھوں نے شرعی حدود کو پامال کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی تھی۔

(60) اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اس نعمت کو یاد کرو جب تم میدانِ تیہ میں تھے اور تمھیں شدید پیاس نے بے حال کر دیا تھا۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے التجا کی اور تمھیں پانی پلانے کا سوال کیا تو ہم نے انھیں حکم دیا کہ وہ پتھر پر اپنی لاٹھی ماریں۔ جب انھوں نے وہ لاٹھی پتھر پر ماری تو تمھارے قبیلوں کی تعداد کے برابر بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور ان سے پانی جاری ہو گیا۔ ہم نے ہر قبیلے کے لیے اس کے پانی لینے کا خاص مقام واضح کر دیا تاکہ ان کے درمیان جھگڑا نہ ہو اور ہم نے تم سے کہا کہ تمھاری محنت و کوشش کے بغیر اللہ نے تمھیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ اور پیو، البتہ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کرنا۔

(61) اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو جب تم نے اپنے رب کی نعمت کی ناقدری کی۔ تم اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا من وسلویٰ کھانے سے اکتا گئے اور تم نے کہا: ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر، جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، گزارا نہیں کر سکتے اور تم نے موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ تمھارے لیے زمین کی نباتات میں سے سبزیاں، ککڑی، گندم، مسور اور پیاز وغیرہ پیدا کرے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تمھارا مطالبہ ناپسند کرتے ہوئے کہا کہ تم اچھی اور اعلیٰ چیز من وسلویٰ، جو بغیر محنت ومشقت کے تمھیں مل جاتی ہے، کو چھوڑ کر ادنیٰ اور گھٹیا چیزیں بدلے میں لینا چاہتے ہو تو پھر اس علاقے کو چھوڑ کر کسی بھی بستی میں چلے جاؤ، وہاں تمھیں تمھاری مطلوبہ سبزیاں اور گندم کھیتوں اور بازاروں میں مل جائیں گی۔ اپنی خواہشات کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے انتخاب سے بار بار اعراض کرنے کی وجہ سے ذلت و رسوائی، فقر و فاقہ اور تنگدستی و بدحالی بنی اسرائیل کا مقدر بن گئی۔ دین سے منہ موڑنے، اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے اور اس کے انبیاء کو ظلم و زیادتی کے ساتھ قتل کرنے کی وجہ سے وہ اللہ کے غضب کے حق دار ٹھہرے۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور وہ اس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے۔

فوائد: ❀ ہر وہ شخص جو شریعت کی نصوص (آیات واحادیث) سے کھیلتا اور ان میں تحریف کرتا ہے، وہ یہود سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت سزا کی وعید ہے۔

❀ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات کا بیان ہے جبکہ وہ ان کے بالمقابل شدید انکار، عناد، اللہ تعالیٰ اور اس کی شریعت سے بیزاری اور بے رخی کا ارتکاب کرتے رہے۔

❀ گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوز کرنے کی سزا بندے کو ذلت و رسوائی کی صورت میں ملتی ہے، نیز اس پر دشمن مسلط ہو جاتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا
مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٤﴾
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا
قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا
فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ
إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾

(62) اس امت کا جو فرد ایمان لایا، اسی طرح پہلی امتوں، یعنی یہود و نصاریٰ اور صابئون (سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی کے پیروکاروں) میں سے جو افراد محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے ایمان لائے اور ان کا اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان سچا ثابت ہوا، ان کے لیے ان کے رب کے ہاں ثواب ہے، انھیں آخرت میں پیش آنے والے حالات کا کوئی خوف ہوگا نہ دنیا کی کسی چیز کے کھو جانے کا غم۔

(63) اور اے بنی اسرائیل! اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور اس موقع پر عہد کی پاسداری نہ کرنے پر سزا سے ڈرانے اور تنبیہ کرنے کے لیے ہم نے طور پہاڑ تم پر بلند کیا۔ تمھیں حکم دیا کہ جو تورات ہم نے تم پر نازل کی ہے، اسے پوری سنجیدگی اور کوشش سے تھام لو۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور سستی نہ ہو۔ اس کے احکام کی حفاظت کرو اور ان میں غور و فکر کرو تاکہ تم یہ کام کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاؤ۔

(64) لیکن تم نے پختہ عہد کرنے کے بعد منہ موڑ لیا اور نافرمانی کی۔ اگر اللہ تعالیٰ درگزر کر کے تم پر اپنا فضل و احسان نہ کرتا اور تمھاری توبہ قبول کر کے تم پر رحم نہ کرتا تو تم اس روگردانی اور نافرمانی کے سبب خسارہ پانے والے لوگوں میں شامل ہو جاتے۔

(65) تمھیں اپنے پچھلے بڑوں کے اس واقعے کا بغیر کسی شک و شبہ کے اچھی طرح علم ہے جنھوں نے ہفتے والے دن شکار کر کے زیادتی کی جو کہ ان پر اس دن حرام کیا گیا تھا۔ انھوں نے حیلہ سازی کی کہ جال ہفتے سے ایک دن پہلے لگائے اور اتوار کے روز انھیں نکال لیا۔ ان حیلہ سازوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے حیلے کی یہ سزا دی کہ انھیں ذلیل بندر بنا دیا۔

(66) چنانچہ ہم نے حد سے تجاوز کرنے والی اس بستی کو آس پاس والی بستیوں اور بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت بنا دیا تاکہ کوئی ان جیسا عمل نہ کرے جس سے وہ بھی ایسی سزا کا حق دار بن جائے۔ ہم نے اس بستی کو متقین کے لیے نصیحت بنایا جو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے انتقام سے جو وہ اپنی حدود پامال کرنے والوں سے لیتا ہے، ڈرتے ہیں۔

(67) اے بنی اسرائیل! اپنے پچھلے بڑوں کے اس واقعے کو بھی یاد کرو جو ان کے اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان پیش آیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے انھیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بتایا کہ وہ کوئی گائے ذبح کریں تو وہ حکم کی فوری تعمیل کے بجائے ڈھٹائی سے کہنے لگے: کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں اور لوگوں کے ساتھ مذاق کرنے والوں میں سے ہوں۔

(68) انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس گائے کی کوئی علامت بتا دے جسے ذبح کرنے کا اس نے ہمیں حکم دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر کی ہو، تم اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں جلدی کرو۔

(69) وہ پھر بھی اپنے جھگڑے اور ڈھٹائی پر قائم رہے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے: اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ واضح کرے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہو جو اپنی طرف ہر دیکھنے والے کو خوش کر دے۔

فوائد: ❀ پہلی آیت میں مذکور بیان کا تعلق نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے دور کے ساتھ ہے۔ رہا معاملہ آپ کی بعثت کے بعد کا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور مقبول دین صرف اسلام ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (آل عمران 85:3) ''اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔'' ❀ بعض گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے جلد دنیا ہی میں دے دیتا ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت سے بچ جائیں۔ ❀ جس نے شریعت کے کسی آسان معاملے میں خود پر تنگی اور سختی کی تو بعض اوقات اس پر سختی کر کے اسے سزا دی جاتی ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ
وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ
قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَ ع
اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ
لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ
مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا
اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا
فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاۗجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

8 ع 10 8

70 وہ پھر اپنی بے شرمی میں حد سے بڑھتے ہوئے کہنے لگے: ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمیں گائے کی مزید صفات بتائے کیونکہ مذکورہ صفات کی گائیں تو بہت ہیں اور ان میں سے تعین کرنا ہمارے بس میں نہیں۔ ساتھ یقین دہانی کرائی کہ ان شاء اللہ! ہم ذبح کے لیے مطلوبہ گائے ڈھونڈنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

71 موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس گائے کی صفت یہ ہے کہ اسے نہ تو کھیتی باڑی کے کام پر لگایا گیا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دینے میں۔ وہ بے عیب ہو اور اس میں زرد رنگ کے علاوہ کسی دوسرے رنگ کی آمیزش یا نشان نہ ہو۔ تب انھوں نے کہا: اب آپ نے اس کے اوصاف تفصیل سے بیان کیے ہیں جن سے گائے کا صحیح تعین ہو سکے گا۔ اتنے بحث مباحثے اور بے جا سوالات کے بعد انھوں نے گائے ذبح کی اگرچہ لگتا تھا کہ وہ ذبح نہیں کریں گے۔

72 اور اس وقت کو یاد کرو جب تم نے اپنے ہی ایک آدمی کو قتل کیا اور پھر ہر ایک اپنے آپ سے قتل کا الزام دور کرنے اور دوسرے کو ذمہ دار قرار دینے لگا حتی کہ تمھارے درمیان تنازع کھڑا ہوگیا جبکہ جس بے گناہ کا قتل تم چھپاتے تھے، اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔

73 چنانچہ ہم نے تم سے کہا کہ جس گائے کو ذبح کرنے کا تمھیں حکم دیا گیا تھا، اس کا ایک حصہ مقتول کے ساتھ لگاؤ تو اللہ تعالیٰ اسے زندہ کردے گا اور وہ بتادے گا کہ اس کا قاتل کون ہے! چنانچہ انھوں نے ایسے کیا تو اس نے اپنے قاتل کا بتادیا۔ اس مردے کو زندہ کرنے کی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا۔ وہ تمھیں اپنی قدرت کے روشن دلائل دکھاتا ہے تاکہ تم عقل کر کے اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان لاؤ۔

74 ان واضح معجزات اور پُراثر نصیحتوں کے بعد بھی تمھارے دل سخت ہوگئے حتی کہ پتھروں کے مانند بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہوگئے کہ کسی طرح اپنی حالت بدلنے کے لیے تیار ہی نہیں۔ پتھروں میں تو تغیر و تبدّل آجاتا ہے، کئی پتھروں سے تو نہریں پھوٹ پڑتی ہیں اور کئی پتھر پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی کے چشمے جاری ہوجاتے ہیں جن سے لوگ اور جانور فائدہ اٹھاتے ہیں اور کئی پتھر اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور خوف سے پہاڑوں کی چوٹیوں سے نیچے گر پڑتے ہیں مگر تمھارے دل تو پتھروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں بلکہ خوب واقف ہے اور وہ تمھیں انھی اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔

75 اے اہلِ ایمان! کیا تم یہودیوں کی حقیقتِ حال اور دشمنی اور عناد جاننے کے باوجود یہ امید رکھتے ہو کہ وہ ایمان لے آئیں گے اور تمھاری بات قبول کرلیں گے؟! حالانکہ ان کے علماء کی ایک جماعت ایسی تھی جو ان پر نازل ہونے والی تورات میں سے اللہ کا کلام سنتے، پھر اسے سمجھنے اور جاننے کے بعد اس کے الفاظ اور معانی میں تحریف کردیتے تھے، حالانکہ انھیں اپنے جرم کا علم تھا کہ یہ بہت بڑا ہے۔

76 یہودیوں کے تضادات اور مکر و فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ان کے بعض افراد جب مسلمانوں سے ملتے تو ان کے سامنے محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور آپ کی نبوت و رسالت کی صحت کا اعتراف کرتے۔ اور آپ کے حق میں تورات بھی یہی گواہی دیتی تھی۔ لیکن جب یہودی ایک دوسرے کے ساتھ اپنی مجلسوں میں ملتے تو ایسے اعترافات پر ایک دوسرے کو ملامت کرتے کہ کہیں مسلمان نبی کریم ﷺ کی صداقت کے متعلق ان کے ان اعترافات کو ان کے خلاف حجت نہ بنالیں۔

فوائد:

❀ بعض لوگوں کے دل ٹھوس پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں، وہ کسی وعظ سے نرم پڑتے ہیں نہ کوئی نصیحت ان پر اثر انداز ہوتی ہے۔

❀ بے شک بڑے بڑے دلائل اور معجزے بھی کوئی نفع نہیں پہنچاتے جب دل خشیتِ الٰہی سے خالی اور اللہ کا فرمانبردار نہ ہو۔

❀ ان آیات نے یہودیوں کی نفسیات اور اندرونی کیفیات کو کھول دیا ہے کہ رعونت، تکبر، دھوکا دہی اور دین سے کھلواڑ انھیں وراثت میں ملا ہے۔

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿77﴾ وَ
مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
يَظُنُّوْنَ ﴿78﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ فَوَيْلٌ
لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿79﴾ وَقَالُوْا
لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۗ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ
اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿80﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿81﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿82﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ
حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۗ ثُمَّ
تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿83﴾

الصف
ع 9 11 9

(77) یہ یہود اسی شرمناک راہ پر چلتے رہے، گویا اس حقیقت سے غافل ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام اقوال و افعال کو جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں اور جلد انھیں اپنے بندوں کے سامنے ظاہر کر کے انھیں رسوا کر دے گا۔

(78) یہود کا ایک گروہ تورات کی صرف تلاوت سے آشنا ہے۔ تورات میں کیا ہے؟ اس کی انھیں کوئی سوجھ بوجھ نہیں۔ ان کے پاس صرف وہ جھوٹی باتیں ہیں جو انھوں نے اپنے بڑوں سے سنیں۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تورات یہی ہے۔

(79) تباہی و بربادی اور سخت عذاب ان لوگوں کا منتظر ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے اور پھر جھوٹ بولتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وہ حق کو اپنانے اور ہدایت کی پیروی کے بجائے یہ چاہتے ہیں کہ تھوڑا سا دنیاوی فائدہ مال و متاع اور اقتدار کی صورت میں لے لیں، چنانچہ ان کے لیے تباہی اور سخت عذاب ہے اس جرم کی وجہ سے جو وہ اپنے ہاتھوں سے لکھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اس کے پس پردہ جو وہ مال و اقتدار حاصل کر رہے ہیں، اس کی وجہ سے بھی ان کے لیے تباہی و بربادی اور شدید عذاب ہے۔

(80) اور انھوں نے جھوٹ بولتے اور دھوکا دیتے ہوئے کہا: ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی اور ہم دوزخ میں ہرگز نہ جائیں گے مگر چند دن۔ اے نبی! ان سے کہہ دیں: کیا تم نے اس بات پر اللہ تعالیٰ سے کوئی پختہ عہد لے رکھا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا، یا پھر تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بول کر اور غلط بیانی کر کے وہ بات منسوب کر رہے ہو جس کا تمھیں کوئی علم نہیں۔

(81) معاملہ اس طرح نہیں ہے جیسے یہ گمان کر رہے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو عذاب دے گا جس نے کفر والا گناہ کمایا اور اس کے گناہوں نے اسے ہر جانب سے گھیر لیا اور اللہ انھیں آگ میں داخلے کی سزا دے گا، پھر وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پڑے رہیں گے۔

(82) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، ان کا ثواب اللہ کے ہاں جنت میں داخلہ ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(83) اے بنی اسرائیل! اس پختہ عہد کو یاد کرو جو ہم نے تم سے لیا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرو گے، اس کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرو گے اور یہ کہ تم والدین، عزیز و اقارب، یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں سے حسنِ سلوک کرو گے اور لوگوں سے اچھے طریقے سے گفتگو کرو گے۔ انھیں نیکی کا حکم دو گے اور برے کاموں سے روکو گے اور اس میں سختی اور تشدد سے کام نہیں لو گے۔ اس طریقے کے مطابق مکمل نماز ادا کرو گے جیسے میں نے تمھیں حکم دیا ہے اور یہ کہ تم خوش دلی سے مستحق لوگوں کو زکاۃ دو گے۔ یہ سارے عہد و پیمان کرنے کے بعد تم نے روگردانی کی اور کوئی وعدہ وفا نہ کیا، سوائے تم میں سے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ نے اس عہد شکنی سے محفوظ رکھا، اس نے اللہ کی خاطر اس عہد و میثاق کو پورا کیا۔

فوائد: ❀ بعض اہلِ کتاب دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا علم ہے، حالانکہ حقیقت میں انھیں اللہ کے نازل کردہ کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ وہ صرف وہم اور جہالت ہوتی ہے۔

❀ لوگوں میں سب سے بڑا گناہ گار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر جھوٹ بولتا ہے، ان کی طرف وہ ایسی باتیں منسوب کرتا ہے جو انھوں نے نہیں کہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے یہود سے بڑے بڑے پختہ عہد و پیمان لیے اور ان کے بارے میں بڑی تاکید بھی کی۔ ان باتوں کے باوجود ان کی سرکشی اور انکار بڑھتا ہی رہا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ
مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ
يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع وَ
لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز
وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ
فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ
بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

(84) اور اس پختہ عہد کو یاد کرو جو ہم نے تم سے لیا اور اس کا ذکر تورات میں موجود ہے کہ تمھارے لیے ایک دوسرے کا خون بہانا اور ایک دوسرے کو گھروں سے نکالنا حرام ہے، پھر تم نے اس عہد کا اعتراف بھی کیا جو ہم نے تم سے لیا تھا اور تم اس کے صحیح ہونے کی گواہی بھی دیتے ہو۔

(85) پھر تم اس عہد کی خلاف ورزی کرتے ہو۔ تم ایک دوسرے کو قتل بھی کرتے ہو۔ تم اپنے میں سے ایک گروہ کو دشمنوں سے مدد لے کر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے انھیں ان کے گھروں سے بھی نکالتے ہو، پھر جب وہ دشمن کے ہاتھوں قیدی بن کر تمھارے پاس آتے ہیں تو تم انھیں قید سے چھڑانے کے لیے فدیہ دینے کی کوشش کرتے ہو، حالانکہ انھیں ان کے گھروں سے نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ تمھارا ایمان کیسا ہے کہ تورات کے بعض احکام پر ایمان لاتے ہو، جیسے قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد کروانا اور بعض احکام کا انکار کرتے ہو، جیسے خون کی حفاظت کرنا اور ایک دوسرے کو گھروں سے نہ نکالنا؟! تم میں سے جو بھی یہ کرتا ہے، اس کے لیے دنیا کی زندگی میں رسوائی اور ذلت ہی ہے اور آخرت میں اسے سخت عذاب دیا جائے گا۔ تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں بلکہ اسے سب پتہ ہے اور وہ تمھیں ضرور اس کا بدلہ دے گا۔

(86) یہی لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے میں دنیاوی زندگی کا سودا کیا اور انھوں نے یہ کام فانی دنیا کو باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دیتے ہوئے کیا، لہٰذا ان سے آخرت میں عذاب ہلکا ہوگا نہ اس روز ان کا کوئی مددگار ہوگا جو ان کی نصرت و مدد کر سکے۔

(87) اور ہم نے موسیٰ کو تورات دی اور ان کے بعد اسی منہج پر پے در پے کئی رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو کئی واضح نشانیاں دے کر بھیجا جو ان کی صداقت کی واضح دلیلیں تھیں، جیسے مُردوں کو زندہ کرنا اور پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کرنا اور فرشتے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے ہم نے انھیں مزید تقویت دی۔ اے بنی اسرائیل! کیا ایسا نہیں ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول وہ کچھ لے کر آیا جو تمھاری مرضی کے مطابق نہیں تھا تو تم نے حق کے مقابلے میں تکبر کیا اور اللہ کے رسولوں پر چڑھائی کر دی۔ ان میں سے ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور دوسرے کو قتل کرتے تھے!

(88) یہود نبی ﷺ کی اتباع و پیروی نہ کرنے پر یہ دلیل دیتے تھے کہ ہمارے دل پردے اور غلاف میں ہیں۔ آپ کی کوئی بات ان دلوں تک پہنچتی ہے نہ وہ اسے سمجھتے ہیں، حالانکہ صورتِ حال ایسی نہیں جیسی وہ گمان کرتے ہیں۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے کفر کی وجہ سے دھتکار کر اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے، لہٰذا یہ اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام پر بہت تھوڑا ایمان لاتے ہیں۔

فوائد:
- یہ بہت بڑا کفر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ وحی اور کتاب کے کچھ حصے کو مانا جائے اور کچھ کا انکار کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے والے نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔
- ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ یہود میں کس درجہ عناد اور اسلام دشمنی تھی، وہ کس قدر خواہشات کے پجاری تھے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے احکام کے ساتھ کس طرح کھیلتے تھے۔
- یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر رحم و کرم اور فضل و احسان ہے کہ اس نے ان کی خاطر پے در پے رسول بھیجے اور ان کی رشد و ہدایت کے لیے کتابیں نازل فرمائیں۔
- ہدایت سے منہ موڑنے والوں اور احکامِ الٰہی سے دشمنی رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ یہ سزا دیتا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر لگا کر انھیں اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے، پھر وہ حق کی راہ پا سکتے ہیں نہ اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا
اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا
نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ
اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا ۚ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾

(89) جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید آیا جو تورات و انجیل میں وارد عمومی صحیح اصولوں کے بھی موافق تھا حالانکہ وہ اس کے نازل ہونے سے پہلے کہتے تھے کہ ایک نبی عنقریب مبعوث ہوگا تو ہم اس پر ایمان لا کر اور اس کی پیروی کر کے مشرکین پر غلبہ اور فتح پالیں گے، پھر جب ان کی جانی پہچانی صفات کے مطابق قرآن نازل ہوگیا اور محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو اس حق کو جاننے کے باوجود انھوں نے انکار کی راہ اپنائی، لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(90) بہت بری چیز ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا سودا کیا۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کلام کا انکار اور اس کے رسولوں کی تکذیب محض ظلم اور اس حسد کی وجہ سے کی کہ نبوت اور قرآن، محمد ﷺ پر کیوں اتارے گئے! چنانچہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کفر کرنے اور اس سے پہلے تورات میں تحریف اور رد و بدل کرنے کی وجہ سے اللہ کے دہرے غضب کے مستحق ٹھہرے۔ محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

(91) جب ان یہودیوں سے کہا جاتا ہے کہ اس حق اور ہدایت پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اتاری ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے انبیاء پر نازل کردہ وحی پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے سوا جو محمد رسول اللہ ﷺ پر اتارا گیا ہے، اس کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ یہ قرآن حق ہے اور اس کے موافق ہے جو اللہ کا کلام ان کے پاس ہے، اور اگر وہ اپنی طرف نازل کیے ہوئے کلامِ الٰہی پر صحیح معنوں میں ایمان لائے ہوتے تو قرآن پر بھی ضرور ایمان لاتے۔ اے نبی! ان سے جواب میں کہیں: اگر تم واقعی ایمان رکھتے ہو تو پھر پہلے انبیاء کو تم قتل کیوں کرتے رہے جو تمھارے پاس حق لائے تھے؟

(92) اے بنی اسرائیل! بلاشبہ تمھارے پاس تمھارے رسول موسیٰ علیہ السلام واضح معجزات لے کر آئے جو ان کی صداقت پر دلالت کرتے تھے، اس کے باوجود جب وہ اپنے رب سے ملاقات کی غرض سے مقررہ مدت کے لیے طور پہاڑ پر گئے تو تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اس کی عبادت کرنے لگے۔ اس طرح تم اللہ کے ساتھ شرک کر کے ظالم ٹھہرے، حالانکہ وہ کسی کی شراکت کے بغیر اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے۔

(93) اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تم سے موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے اور اللہ کی طرف سے آنے والی ہدایت قبول کرنے کا پختہ وعدہ لیا اور تمھیں ڈرانے کے لیے طور پہاڑ کو تمھارے سروں پر لا کھڑا کیا اور تم سے کہا: ہم نے جو تورات تمھیں دی ہے، اسے سنجیدگی اور مضبوطی سے تھام لو اور اسے قبول کرنے اور ماننے کے لیے سنو ورنہ ہم پہاڑ تم پر گرا دیں گے۔ تب تم نے کہا: ہم نے کانوں سے سنا اور اپنے افعال سے نافرمانی کی۔ ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی عبادت نے ان کے دلوں میں جگہ بنالی۔ اے نبی! ان سے کہہ دیں: اگر تم مومن ہو تو یہ ایمان جو تمھیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے کا حکم دیتا ہے، بہت برا ہے کیونکہ صحیح ایمان کے ہوتے ہوئے کفر نہیں ہوسکتا۔

فوائد: ❀ یہودی سب لوگوں سے زیادہ حاسد ہیں۔ ان کے اس حسد نے انھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے نازل کیے ہوئے احکام رد کرنے پر اکسایا کہ رسولِ اکرم ﷺ ان میں سے نہیں ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اس کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور اس کے بھیجے ہوئے سبھی رسولوں کی تصدیق کو ضروری قرار دیتا ہے۔

❀ سب سے بڑا ظلم حق و ہدایت کو جاننے اور اس پر دلیلوں کے قائم ہوجانے کے بعد اس سے منہ موڑنا ہے۔

❀ معاہدے اور عہد و پیمان توڑنا یہود کی فطرت اور عادت ہے اور یہ بری عادت آج تک ان میں موجود ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ
لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ وَ
مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۛۚ وَ
مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ
عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى
وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ
رُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ ۘ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

(94) اے نبی (ﷺ)! آپ یہودیوں سے کہیں کہ تمھارے دعوے کے مطابق اگر دارِ آخرت میں جنت صرف تمھاری ہے۔ تمھارے علاوہ کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوگا تو پھر تم دنیا کی مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے موت کی تمنا اور دعا کرو اور اس آرام دہ منزل کو پانے میں جلدی کرو۔ اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے تو یہ کام کرو۔

(95) وہ مرنے کی تمنا ہرگز نہیں کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر، اس کے رسولوں کی تکذیب اور اس کی کتابوں کی تحریف جیسے سیاہ کرتوت ان کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اللہ تو تمام ظالموں کو جانتا ہے، خواہ ان کا تعلق یہود سے ہو یا کسی اور مذہب سے، وہ بہت جلد ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(96) اے نبی! آپ یہود کو اہلِ کتاب ہونے کے باوجود سب لوگوں سے حتی کہ مشرکین سے بھی زیادہ اس دنیا کے حریص پائیں گے جو کہ حقیر اور ذلیل ہے، حالانکہ مشرکین کا دوبارہ اٹھائے جانے اور آخرت کے حساب پر ایمان ہی نہیں جبکہ ان کا تو دوبارہ اٹھائے جانے اور آخرت کے حساب پر ایمان بھی ہے۔ ان میں سے ہر یہودی یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر ہزار سال تک پہنچ جائے۔ اس کی یہ لمبی عمر خواہ جتنی بھی ہو جائے اسے اللہ کے عذاب سے دور نہیں کر سکے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بداعمالیاں دیکھ رہا ہے۔ ان کی کوئی بدعملی اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ انھیں ان کے برے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(97) اے نبی (ﷺ)! جن یہودیوں نے کہا: فرشتوں میں سے جبریل ہمارا دشمن ہے، آپ ان سے کہیں: جو کوئی جبریل سے عداوت رکھنے والا ہے، حالانکہ اس نے اللہ کے حکم سے میرے دل پر قرآن اتارا جو سابقہ الٰہی کتابوں تورات و انجیل وغیرہ کی تصدیق کرنے والا ہے اور جو خیر کی راہ نمائی کرنے والا اور اہلِ ایمان کو ان نعمتوں کی بشارت دینے والا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ تو اب جو شخص اتنی اعلیٰ خوبی کے مالک اور اتنے عظیم کام کو سرانجام دینے والے سے دشمنی رکھے تو ایسا شخص گمراہوں میں سے ہے۔

(98) جو کوئی اللہ سے، اس کے فرشتوں اور رسولوں سے اور بالخصوص اس کے دو مقرب فرشتوں جبریل و میکائیل سے دشمنی رکھنے والا ہے، اسے جان لینا چاہیے کہ ایسے آدمی کا دشمن اللہ تعالیٰ ہے، خواہ وہ یہودی ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور۔ اور جس کا دشمن اللہ تعالیٰ ہو، وہ واضح خسارے اور ذلت کے ساتھ لوٹے گا۔

(99) اے نبی! ہم نے آپ کی نبوت اور صداقت کے واضح دلائل آپ کی طرف اتار دیے ہیں۔ اتنے روشن دلائل سے جو کوئی کفر کرتا ہے تو وہ دینِ الٰہی سے نکل چکا ہے۔

(100) یہود کی بدقسمتی میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے ایک گروہ نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے ہر عہد و پیمان کو توڑا۔ نبی ﷺ پر ایمان لانا بھی اسی عہد و پیمان میں شامل ہے، جس پر تورات دلالت کر رہی ہے۔ بلکہ ان یہودیوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ یہ صحیح معنوں میں اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام پر ایمان نہیں لاتے کیونکہ ایمان، وفاداری کا تقاضا کرتا اور اس پر ابھارتا ہے۔

(101) جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد ﷺ رسول بن کر ان کے پاس آ گئے اور آپ میں وہ تمام صفات موجود تھیں جو تورات میں آخری نبی کی بیان ہوئی ہیں، تو ان کے ایک گروہ نے تورات کی بیان کردہ باتوں کو نظر انداز کر دیا اور حق و ہدایت کو پس پشت ڈال دیا اور جاہلوں کی طرح بے پروائی سے کام لیا۔

فوائد: ❀ سچا مومن اللہ تعالیٰ کے پاس ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی امید رکھتا ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے خوش ہوتا ہے اور موت سے نہیں ڈرتا۔ ❀ یہود دنیاوی زندگی کے شدید حریص ہیں اگرچہ یہ زندگی انتہائی گھٹیا، حقیر اور ذلت آمیز ہے۔ ❀ بے شک جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں اور لوگوں سے دشمنی اختیار کی تو بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی اختیار کی۔ ❀ یہودیوں نے اپنے ہاتھوں میں موجود تورات کی جانب سے ہونے والی محمد ﷺ کی نبوت کی تصدیق کو بخوبی پہچاننے کے بعد آپ کی نبوت سے اعراض کیا۔ ❀ جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے، اسے جاہل قرار دینا درست ہے کیونکہ اس نے جہالت میں جاہل کی مشابہت اختیار کی ہے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا
كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ
السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا
تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ
زَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا
لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۗ وَلَبِئْسَ
مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ
قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾
مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

ع 12 7 12

﴿۱۰۲﴾ اور جب انھوں نے اللہ کا دین چھوڑا تو وہ اس کے بدلے میں اس جھوٹ کے پیروکار بن گئے جو اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کے عہد حکومت میں شیطانوں نے گھڑا ہوا تھا۔ شیاطین نے یہ دعویٰ کر رکھا تھا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی حکومت جادو کے بل بوتے پر قائم ہے، حالانکہ سلیمان علیہ السلام نے جادو کے سیکھنے سکھانے کے ذریعے سے کفر نہ کیا تھا، جیسا کہ یہودیوں کا جھوٹا اور باطل زعم تھا۔ شیاطین نے کفر ضرور کیا کیونکہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اس سلسلے میں وہ انھیں وہ جادو بھی سکھاتے تھے جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لیے عراق کے شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو جادو کا علم دے کر اتارا تھا۔ ان فرشتوں سے جو شخص جادو سیکھنے آتا، وہ اسے اس سے ڈراتے، بچنے کی تلقین کرتے اور کہتے کہ یہ نہ سیکھو۔ اس کا سیکھنا تمھارے لیے ناجائز اور کفر ہے۔ ہمیں تمھارے امتحان کے لیے یہ علم دے کر بھیجا گیا ہے، لہٰذا جادو سیکھ کر کفر نہ کرو، پھر جو شخص ان کی نصیحت قبول نہ کرتا، وہ ان سے جادو سیکھ لیتا۔ وہ لوگ جادو کی ایک قسم کے ذریعے سے انتہائی نفرت، دشمنی اور بغض کے بیج بو کر میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے تھے۔ یاد رہے کہ کوئی جادوگر اللہ تعالیٰ کے حکم و ارادے کے بغیر کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، نیز وہ لوگ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ ان یہود کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ اللہ کی کتاب چھوڑ کر جادو سیکھنے والا سراسر نقصان ہی میں ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ اس کے باوجود انھوں نے گھاٹے والا سودا کیا کہ اللہ کی وحی اور شریعت چھوڑ کر جادو کے پیچھے لگ گئے۔ اگر انھیں اپنے صحیح نفع کا ادراک ہوتا تو وہ اس گھناؤنے جرم اور کھلم کھلا گمراہی کی جرأت نہ کرتے۔

﴿۱۰۳﴾ یہود اگر صحیح معنی میں اللہ پر ایمان لاتے اور اس کی اطاعت کر کے اور گناہوں سے بچ کر تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتے تو اللہ کی طرف سے جو اجر ملتا، وہ ان کے دنیاوی فائدے سے کہیں بہتر ہوتا۔ کاش! انھیں اپنے نفع کا علم ہوتا۔

﴿۱۰۴﴾ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرتے وقت الفاظ کے چناؤ میں حد درجہ احتیاط اور حسنِ انتخاب کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ذو معنی الفاظ کے استعمال سے روک دیا تاکہ دشمنانِ اسلام ایسے الفاظ غلط معنی میں استعمال کر کے رسولِ اکرم ﷺ کی توہین نہ کریں۔ ان الفاظ میں سے ایک لفظ ﴿رَاعِنَا﴾ ہے۔ مسلمان اسے ''ہمارا خیال رکھیے'' یا ''ہم پر توجہ دیجیے'' کے معنی میں استعمال کرتے جبکہ یہود اس میں تحریف کر کے اسے ناسمجھ اور کم ظرف کے معنی میں استعمال کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سدِ باب کے طور پر اہلِ ایمان کو یہ لفظ بولنے سے روک دیا اور اس کی جگہ اپنے بندوں کو ﴿اُنْظُرْنَا﴾ کا لفظ استعمال کرنے کا حکم دیا، جس کا معنی ہے کہ تھوڑا سا انتظار کیجیے کہ ہم آپ کی کہی ہوئی بات سمجھ لیں یہ لفظ اپنے معنی میں بالکل واضح ہے۔ یقیناً اللہ سے کفر کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿۱۰۵﴾ کافر، خواہ وہ مشرکین میں سے ہوں یا اہلِ کتاب میں سے، یہ پسند نہیں کرتے کہ تم مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قسم کی تھوڑی یا زیادہ خیر نازل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نبوت، وحی اور ایمان کی دولت کے ذریعے سے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ مخلوق کو ملنے والی ہر خیر اس خالق ہی کی طرف سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور قرآنِ کریم کا نزول بھی اس کے عظیم فضل و احسان میں سے ہے۔

فوائد: ❀ اللہ کے انبیاء کے ساتھ یہود کی بے ادبی کا بیان ہے کہ انھوں نے سیدنا سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کا الزام لگایا جس کی اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی، ان کی براءت بیان کی اور یہودیوں کے زعم باطل کو جھوٹ قرار دیا۔ ❀ یقیناً جادو حقیقت ہے اور جسم اور عقل پر اس کے اثرات مسلّم ہیں۔ جادوگر کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں واقع ہونے والا ہر خیر و شر اللہ تعالیٰ ہی کے اذن و ارادہ اور علم سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ❀ سدِّ ذریعہ (برائی کے امکان کو ختم کرنا) کے طور پر کسی برائی سے روکنا مقاصدِ شریعت میں سے ہے۔ ہر وہ قول و فعل جس سے خرابی اور فساد کا اندیشہ ہو، اس سے دور رہنا ضروری ہے۔ ❀ فضل و احسان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اپنی رحمت و حکمت سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا
سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ
اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا
اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ
اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

ع 13 9 13

(106) اللہ تعالیٰ واضح کر رہا ہے کہ جب وہ کسی آیت کا حکم اٹھا لیتا ہے یا اس کے الفاظ اٹھا لیتا ہے تو لوگ اس کو بھول جاتے ہیں، تب اللہ تعالیٰ فوری یا دیر سے اس سے زیادہ نفع بخش یا اس جیسا کوئی دوسرا حکم یا آیت نازل کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور علم سے ہوتا ہے۔ اے نبی! آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ وہ جو چاہے کرتا ہے اور جس کا ارادہ کرے اس کا حکم دیتا ہے۔

(107) اے نبی! آپ کو بخوبی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان کا مالک ہے۔ وہ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے، جو چاہے اپنے بندوں کو کرنے کا حکم دیتا ہے اور جس سے چاہے انھیں منع کر دیتا ہے۔ وہ شریعت کے جو احکام چاہتا ہے اپنی مرضی سے باقی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے منسوخ کر دیتا ہے۔ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے بعد کوئی سرپرست نہیں جو تمھارے معاملات چلاتا ہو اور نہ تمھارا کوئی مددگار ہے جو تم سے نقصان ہٹاتا ہو۔ بلکہ اللہ ہی ہے جو تمھارے تمام معاملات کو سنبھالنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

(108) اے ایمان والو! یہ تمھارے شایانِ شان نہیں ہے کہ تم اپنے رسول کو زچ کرنے کے لیے یا اعتراض کرنے کے لیے سوالات کرو۔ یہ روش یہود کی ہے جنھوں نے قبل ازیں اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے اس قسم کے بے جا سوال کیے تھے کہ ﴿اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً﴾ ''ہمیں اللہ تعالیٰ سامنے اور صاف دکھلا'' (النسآء 4:153) اور جو ایمان کی راہ ترک کر کے کفر کا راستہ اختیار کرے، وہ یقیناً معتدل راستے، یعنی صراطِ مستقیم سے بھٹک چکا ہے۔

(109) یہود و نصاریٰ کی اکثریت اپنے دلوں میں موجود حسد کی وجہ سے یہ تمنا کرتی ہے کہ تم بھی ایمان لانے کے بعد پھر سے کفر کی طرف چلے جاؤ اور پہلے کی طرح بتوں کے پجاری بن جاؤ۔ وہ ان سب چیزوں کی تمنا نبی ﷺ کی اللہ کی طرف سے لائی ہوئی شریعت کی حقانیت واضح ہو جانے کے بعد کرتے ہیں۔ اے اہلِ ایمان! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آنے تک ان کی اس جہالت اور باطنی خباثت کو نظر انداز کر دو۔ پھر بعد ازاں اللہ کا وہ فیصلہ آ گیا وہ یہ کہ کافر کو مندرجہ ذیل امور میں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ اسلام قبول کر لے، یا جزیہ دے، یا پھر لڑائی کے لیے تیار ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ یہودی اسے عاجز اور بے بس نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تکلیفوں پر صبر کا حکم دینے کے بعد انھیں اپنے دین پر استقامت اختیار کرنے اور ایمان کو مضبوط رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

(110) تم نماز کو پوری طرح اس کے ارکان و واجبات کا خیال رکھتے ہوئے مسنون طریقے سے ادا کرو۔ مستحقین کو زکاۃ ادا کرو۔ تم وفات سے پہلے پہلے جو نیکی بھی کرو گے اور اسے اپنے لیے ذخیرۂ آخرت کے طور پر آگے روانہ کرو گے، اس کا صلہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے ہاں ضرور پا لو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے سب اعمال دیکھ رہا ہے، وہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ (111) یہود و نصاریٰ میں سے ہر کسی نے یہ کہا کہ جنت خاص انھی کے لیے ہے۔ یہود نے کہا کہ جنت خاص انھی کے لیے ہے۔ یہود کے علاوہ کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوگا جبکہ نصاریٰ نے کہا کہ جنت میں صرف نصرانی ہی جائے گا، کوئی دوسرا اس میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ ان کی باطل خواہشات اور فاسد خیالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کی تردید کی اور نبی ﷺ سے فرمایا کہ انھیں کہہ دیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس پر کوئی دلیل تو لاؤ۔ (112) بلاشبہ جنت میں وہ شخص داخل ہوگا جس کے عقیدے میں اخلاص ہوگا اور عبادت و عمل میں اتباعِ رسول کی شرط پوری کرنے والا ہوگا۔ بس اس کردار کا حامل شخص، چاہے وہ کسی بھی گروہ سے ہو، جنت میں جائے گا اور اپنے رب کے ہاں ثواب پائے گا۔ ایسے اشخاص کو روزِ قیامت مستقبل کا کوئی خطرہ ہوگا نہ ماضی پر کوئی ملال و پریشانی اور یہ اوصاف نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد صرف مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔

فوائد: ❀ بلاشبہ تمام امور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، وہ اپنے احکام اور شریعت میں اپنی حکمت اور علم سے جو چاہے بدل دے اور جو چاہے باقی رکھے۔ ❀ اہلِ کتاب امتِ محمد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ حسد کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امت محمد ﷺ کو ایمان اور رسول اکرم ﷺ کی اتباع سے خاص کر لیا ہے۔ اس معاملے میں یہود و نصاریٰ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ان کی تمنا ہے کہ مسلمان ویسے ہی کفر کی طرف لوٹ جائیں جیسے پہلے تھے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى
لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ
اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ۭ لَهُمْ فِي
الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ
قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ
قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔـلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

(113) یہود نے کہا کہ عیسائی صحیح دین پر نہیں ہیں اور عیسائیوں نے کہا کہ یہود صحیح دین پر نہیں، حالانکہ دونوں ہی اپنی اپنی کتابوں میں اس بات کی تصدیق کو پڑھتے ہیں جس کا وہ انکار کر رہے ہیں ان کی کتب میں بغیر کسی فرق کے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ یہ لوگ اپنے اس فعل میں ان بے علم اور جاہل مشرکوں کے قول کی مشابہت اختیار کر رہے ہیں جو تمام رسولوں اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کو جھٹلاتے ہیں، لہٰذا ان تمام اختلاف کرنے والوں کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا وہ عادلانہ فیصلہ فرمائے گا جس کی اس نے اپنے بندوں کو خبر دی ہے کہ کامیابی صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ خاص ہے۔

(114) اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر سے روکا۔ اس نے ان مساجد میں نماز پڑھنے، اللہ کا ذکر کرنے اور قرآن کی تلاوت کرنے سے روکا اور طاقت کے بل بوتے پر مسجد کو ویران اور خراب کرنے، اسے گرانے یا اس میں عبادت سے روکنے کا باعث بنا۔ مساجد میں خرابی اور ویرانی پیدا کرنے کی کوشش کرنے والوں کو مساجد میں آنا زیب نہیں دیتا، ماسوا اس طرح کہ وہ مسجدوں میں ڈرتے ہوئے اور کانپتے دلوں کے ساتھ داخل ہوں کیونکہ کفر اور لوگوں کو اللہ کی مساجد سے روکنا بہت بُرا گناہ ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں بھی مومنوں کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہوں گے اور آخرت میں بھی لوگوں کو مساجد سے روکنے کے باعث بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

(115) مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ اپنے بندوں کو جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ تم جدھر بھی رخ کرتے ہو، بلاشبہ تم اللہ ہی کی طرف منہ کرتے ہو۔ اگر وہ تمھیں بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم دے یا کعبے کی طرف، یا قبلے کی تعیین میں تمھیں غلطی لگ جائے یا قبلے کی طرف رخ کرنا مشکل ہو، جیسے سواری پر نفل پڑھتے ہوئے، تو جدھر بھی رخ کر کے نماز پڑھ لو تم پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ جہتیں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ وسعتوں والا ہے جو اپنی رحمت اور آسانی لا کر مخلوق پر وسعت و آسانی فرماتا ہے۔ وہ علیم ہے جو ان کی نیتوں اور افعال کو خوب جانتا ہے۔

(116) یہود و نصاریٰ اور مشرکوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اولاد بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے منزہ، پاک اور بری ہے۔ وہ اپنی مخلوق سے بے نیاز ہے۔ اولاد تو وہ رکھتا ہے جو اس کا ضرورت مند ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔ تمام مخلوقات اس کی غلام اور مطیع ہیں۔ وہ ان میں جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔

(117) اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، انھیں بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ و ارادہ کر لے تو اس کام کے لیے بس اتنا کہتا ہے: ''كُنْ'' ..... ہو جا..... تو وہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مطابق ہو جاتا ہے۔ اس کے حکم اور فیصلے کو نافذ ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

(118) اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے بے علم لوگوں نے حق دشمنی میں یہ کہا: اللہ براہِ راست ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا کوئی ایسی ظاہری اور حسی نشانی ہمارے پاس کیوں نہیں آتی جو ہمارے ساتھ خاص ہو؟ بالکل ان جیسی بات ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں نے اپنے رسولوں سے کہی تھی۔ اگرچہ ان کا زمانہ اور جگہ ایک دوسرے سے مختلف ہے لیکن کردار بالکل ایک جیسا ہے۔ ان کے دل کفر و عناد اور سرکشی میں پہلے لوگوں کے دلوں کی طرح ہو گئے ہیں۔ یقیناً ہم نے یہ آیات ان لوگوں کے لیے واضح کر دی ہیں جو اپنے اوپر حق کے ظاہر ہونے پر یقین کرتے ہیں۔ کوئی شک یا عناد حق کو قبول کرنے میں ان کے آڑے نہیں آتا۔

(119) اے نبی! ہم نے آپ کو ایسا دینِ حق دے کر بھیجا ہے جس میں کوئی شک ہے ہی نہیں تاکہ آپ اہلِ ایمان کو جنت کی بشارت دیں اور کافروں کو آگ سے ڈرائیں۔ آپ کی ذمہ داری بس کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ان دوزخیوں کے بارے میں ہرگز نہیں پوچھے گا جو آپ پر ایمان نہیں لائے۔

فوائد: ❀ کفر ایک ہی ملت ہے اگرچہ رنگ، نسل اور وطن الگ الگ ہیں۔ وہ اپنے کفر اور بغیر علم کے اللہ کے خلاف باتیں بنانے میں بالکل ایک جیسے ہیں۔ ❀ لوگوں میں سب سے بڑا مجرم اور سب سے سخت گناہ گار وہ ہے جو اللہ کی راہ سے روکتا ہے اور خیر کا کام کرنے والے کو منع کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ بیوی اور اولاد سے پاک ہے اور وہ اپنی مخلوق کا محتاج نہیں ہے۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ
الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ
قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا
الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ
اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ
اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ
كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

وقف منزل | 14 ع 14

(120) اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو مخاطب فرما کر خبردار کر رہا ہے کہ آپ سے یہود و نصاریٰ کسی قیمت پر راضی نہیں ہو سکتے۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ اسلام چھوڑ کر ان کے نقشِ قدم پر چل پڑیں۔ آپ فرما دیں کہ بلاشبہ اللہ کی کتاب اور اس کا بیان ہی حقیقی ہدایت ہے، نہ کہ وہ باطل جس پر اہلِ کتاب ہیں۔ اگر آپ یا آپ کے پیروکاروں میں سے کوئی بھی واضح حق آ جانے کے بعد ان کے نقشِ قدم پر چلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت سے محروم ہو جائے گا۔ اس آیت کا مقصد ترکِ حق اور اہلِ باطل سے قربت کے خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔

(121) قرآنِ کریم اہلِ کتاب کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں بتا رہا ہے جو اپنی طرف نازل شدہ کتابوں پر عمل پیرا تھا اور صحیح معنوں میں اس کی اتباع کرتا تھا۔ ان لوگوں نے ان کتابوں میں محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت پر دلالت کرنے والی علامات پائیں تو انھوں نے آپ ﷺ پر ایمان لانے میں جلدی کی جبکہ ایک دوسرا گروہ کفر پر ڈٹا رہا۔ اس کے لیے ناکامی ہے اور وہ نامراد ٹھہرا۔

(122) اے بنی اسرائیل! میرے ان دینی اور دنیاوی انعامات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیے۔ یاد کرو کہ میں نے تمھیں نبوت و بادشاہت دے کر تمھارے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی تھی۔

(123) تم اپنے اور قیامت کے عذاب کے درمیان احکامِ الٰہی کی پیروی اور اس کے منع کردہ امور سے اجتناب کی رکاوٹ کھڑی کر لو کیونکہ اس دن کوئی آدمی کسی دوسرے کے کچھ کام نہ آئے گا، نہ کسی سے جان بخشی کا معاوضہ قبول ہوگا، چاہے یہ معاوضہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، نہ کسی کو کسی کی سفارش فائدہ دے گی، خواہ سفارش کرنے والے کا مقام کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار ہی ہوگا جو اس کی مدد کر سکے۔

(124) اور اس وقت کو یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو مختلف احکام اور ذمے داریاں دے کر آزمایا تو انھوں نے کامل ترین انداز میں ان احکام کی تعمیل کی اور نہایت خوبی سے ان ذمہ داریوں کو نبھایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: میں آپ کو لوگوں کے لیے ایسا نمونہ بنا رہا ہوں کہ آپ کے افعال و اخلاق میں آپ کی اقتدا اور پیروی کی جائے گی۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! میری اولاد میں بھی ایسے امام اور قابلِ اقتدا افراد پیدا فرما کہ لوگ جن کے پیچھے چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیتے ہوئے فرمایا: دین کے حوالے سے امامت کا یہ وعدہ تیری اولاد میں سے ظالموں کے لیے نہیں ہے۔ (125) اور یاد کرو جب ہم نے بیت اللہ کو ایسا مرجعِ خلائق بنایا کہ لوگوں کے دل اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ لوگ جب بھی وہاں سے واپس جاتے ہیں تو پھر اسی کی طرف لوٹ کر آتے ہیں اور ہم نے اسے ان کے لیے امن کا گہوارہ بنا دیا۔ اس میں ان پر کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے کہا کہ اس پتھر کی جگہ کو جائے نماز بنا لو جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر کرتے رہے۔ اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو تاکیدی حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کو ظاہری نجاستوں اور بتوں کی گندگی سے پاک صاف رکھیں اور یہاں طواف، اعتکاف اور نماز وغیرہ ادا کرنے والوں کو پاکیزہ سازگار ماحول فراہم کریں۔

(126) اے نبی! آپ یاد کریں جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! مکے کو امن والا شہر بنا دے جس میں کسی کے ساتھ برا سلوک نہ ہو اور اس کے باشندوں کو مختلف قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرما اور یہ رزق صرف انھیں دینا جو تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے ان میں سے کفر کیا، میں اسے بھی دنیاوی رزق کی صورت میں فائدہ دوں گا جو حقیقت میں نہایت تھوڑا فائدہ ہے، پھر آخرت کے دن اسے زبردستی آگ کے عذاب میں دھکیل دوں گا۔ اور یہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ روزِ قیامت لوٹے گا۔

فوائد: ❀ مسلمان، یہود و نصاریٰ پر جتنے مرضی احسانات کر لیں، وہ مسلمانوں سے کبھی خوش نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ انھیں ان کے دین سے نکال نہ دیں اور اپنی گمراہی میں انھیں اپنے پیچھے نہ لگا لیں۔ ❀ دین میں امامت کا مقام و مرتبہ حاصل کرنے کے لیے یقینِ صادق اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی جم کر تعمیل کرنا ضروری ہے۔ ❀ حرمت والے شہر (مکہ مکرمہ) کے لیے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے لوگوں کے لیے امن کا گہوارہ بنا دیا ہے اور وہاں کے رہنے والوں کو مختلف قسم کے رزق سے نوازا ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ
اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ
قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ
يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ
الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ
اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

﴿127﴾ اے نبی! اس وقت کو یاد کریں جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کعبے کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور دونوں نہایت عجز وانکسار سے یہ دعا بھی مانگ رہے تھے: اے ہمارے رب! ہم سے ہمارے اعمال قبول فرما جن میں سے ایک اس گھر کی تعمیر ہے، بلاشبہ تو ہی ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والا، ہماری نیتوں اور اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔ ﴿128﴾ اے اللہ! ہمیں ایسا بنا کہ تیرے حکم کو تسلیم کرنے والے اور تیرے آگے جھکنے والے ہوں، ایسے فرمانبردار کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہماری اولادوں میں سے ایک ایسی امت پیدا فرما جو خود کو تیرے سپرد کرنے والی ہو، اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقۂ کار کی صحیح معرفت عطا فرما۔ ہماری برائیوں سے درگزر فرما اور اپنی اطاعت کے حوالے سے ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما۔ بلاشبہ تو اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ ﴿129﴾ اے اللہ! ان لوگوں کے لیے انھی میں سے ایک رسول بھیج جو اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری نازل کردہ آیتیں تلاوت کرے، انھیں قرآن وسنت کی تعلیم دے اور انھیں شرک اور اخلاقی برائیوں سے پاک صاف کرے۔ بلاشبہ تو ہی طاقتور اور غالب ہے اور اپنے افعال واحکام میں حکیم ہے۔ ﴿130﴾ دینِ ابراہیم کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اپنانے کی حماقت تو صرف وہی کرسکتا ہے جو اپنے پاگل پن اور غلط سوچ کی وجہ سے خود پر ظلم کرنے والا ہو کہ حق کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرے اور اپنی رسوائی کے درپے ہو۔ ہم نے دنیا میں ابراہیم علیہ السلام کو اپنا رسول اور خلیل چنا اور آخرت میں وہ ہمارے ان نیک بندوں کے ساتھ ہوگا جنھوں نے دنیا میں اپنے تمام فرائض بخوبی نبھائے، اس لیے وہ نہایت اونچے درجات کے مستحق ٹھہرے۔ ﴿131﴾ ابراہیم علیہ السلام کے فوری تسلیم ورضا کے جذبے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں منتخب فرمایا۔ جب ان کے رب نے ان سے کہا: خالص میری عبادت کرو اور اطاعت کرتے ہوئے میرے آگے جھک جاؤ تو انھوں نے اپنے رب کی بات قبول کرتے ہوئے کہا: میں نے خود کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا ہے جو بندوں کا خالق ورازق اور ان کے تمام معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے۔ ﴿132﴾ اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بھی اسی کلمے: ﴿اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ''میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوگیا۔'' کی وصیت کی اور اسی کی وصیت ان کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کی۔ دونوں نے اپنے اپنے بیٹوں کو آواز دیتے ہوئے یوں کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے، لہٰذا اسی پر قائم رہو اور اسے مضبوطی سے تھامے رہو یہاں تک کہ تمھیں اس حالت میں موت آجائے کہ تم ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو۔ ﴿133﴾ کیا تم یعقوب علیہ السلام کی اس گفتگو کے وقت موجود تھے جب ان کی وفات کا وقت آیا اور انھوں نے اپنے بیٹوں سے سوال کرتے ہوئے پوچھا: تم میری موت کے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انھوں نے اپنے باپ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی عبادت کریں گے جو اکیلا ہی معبود ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور ہم اس اکیلے کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ ﴿134﴾ وہ ایک جماعت تھی جو تم سے پہلی امتوں کی طرح گزر گئی اور جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا، وہ اس کے انجام کو پہنچ گئے۔ انھوں نے جو اچھائی، برائی کی اس کا ثواب، عذاب انھی کے لیے ہے اور تمھارے لیے وہ ہے جو تم کرو گے۔ تم ان کے اعمال کے جواب دہ نہیں اور نہ تمھارے اعمال کی ان سے باز پرس ہوگی۔ کوئی کسی دوسرے کے گناہ میں نہیں پکڑا جائے گا بلکہ ہر ایک کو اسی کا بدلہ ملے گا جو اس نے آگے بھیجا، لہٰذا کسی ایسے شخص کا عمل جو گزر چکا ہے، تمھیں اپنے اعمال کا جائزہ لینے سے غافل نہ کر دے۔ کسی کو اللہ کی رحمت کے بعد اپنے نیک اعمال کے سوا ہرگز کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔

فوائد: ❀ متقی مومن اپنے نیک اعمال سے دھوکا نہیں کھاتا بلکہ ان کے قبول نہ ہونے اور رد کیے جانے سے ڈرتا ہے، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت اپنے اعمال کی قبولیت کی دعائیں کرتا رہتا ہے۔ ❀ ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرفِ قبولیت بخش کر اپنے آخری اور افضل رسول کو اہلِ مکہ میں سے منتخب فرمایا۔ ❀ دینِ ابراہیمی ہی وہ یکسوئی والا دین ہے جو فطرت کے مطابق ہے۔ اس سے بے رخی اور بے اعتنائی صرف وہی جاہل کرسکتا ہے جو اپنی فطرت کے مخالف ہو۔ ❀ اولاد کو ہدایت کی پیروی کی وصیت کرنا اور حق کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی تاکید کرنا مستحب اور انبیاء کی سنت ہے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ
الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾
صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ
اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ
اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

ع 16 12 16

(135) اور یہودیوں نے امت مسلمہ سے کہا کہ تم یہودی بن جاؤ تو راہِ ہدایت پر چل پڑو گے اور عیسائیوں نے کہا کہ تم عیسائی ہو جاؤ تو راہِ ہدایت پر چل پڑو گے اے نبی! آپ انھیں جواب دیں: بلکہ ہم تو ابراہیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کر رہے ہیں جو تمام باطل ادیان سے ہٹ کر دینِ حق کی طرف مائل تھے اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرایا ہو۔ (136) اے مومنو! یہ جھوٹا دعویٰ کرنے والے یہود و نصاریٰ سے کہہ دو کہ ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اس قرآن پر بھی جو ہماری طرف اتارا گیا ہے اور ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹوں اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام پر اتارا گیا اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہے جو ان نبیوں پر نازل ہوا جو یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے آئے۔ ہم اس تورات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ اور اس انجیل پر بھی ہمارا ایمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کی۔ ہم تو ان تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کو عطا کیں۔ ہم ان کے مابین کسی ایک میں بھی کوئی تفریق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کریں بلکہ ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور ہم اکیلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مطیع اور اس کے آگے جھکنے والے ہیں۔ (137) اگر یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار تمھارے ایمان لانے کی طرح ایمان لائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت پا جائیں گے اور اگر انھوں نے ایمان لانے سے گریز کیا کہ سارے یا کچھ انبیاء کی تکذیب کی تو پھر وہ صرف اختلاف برائے اختلاف اور دشمنی میں پڑے ہوئے ہیں، لہٰذا اے نبی! آپ غم زدہ نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ایذا رسانیوں کے مقابلے میں آپ کو کافی ہے۔ وہ آپ کو ان کے شر سے بچائے گا اور آپ کی ان کے خلاف مدد کرے گا۔ وہ ان کی باتیں اچھی طرح سننے والا اور ان کی نیتوں اور افعال کو خوب جاننے والا ہے۔

(138) اے مومنو! اللہ کے اس دین کو ظاہر و باطن میں لازم پکڑو جس پر اس نے تمھیں پیدا فرمایا۔ اللہ کے دین سے اچھا کوئی دین نہیں۔ وہ فطرت کے موافق بھی ہے، فوائد کو حاصل کرنے والا اور مفاسد کو روکنے والا بھی ہے اور کہہ دو کہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ (139) اے نبی! کہہ دیں: اے اہلِ کتاب! کیا تم ہم سے اس بات پر جھگڑا کرتے ہو کہ تم ہم سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے قریب ہو کیونکہ تمھارا دین قدیم اور تمھاری کتاب پہلے کی ہے تو یہ چیز تمھیں کوئی نفع نہیں دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہم سب کا رب ہے، تم اس کے خاص نہیں ہو۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں جن کے بارے میں تم سے سوال نہیں ہوگا اور تمھارے لیے تمھارے اعمال ہیں جن کے ہم جواب دہ نہیں ہیں۔ ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں مخلص ہیں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ (140) اے اہلِ کتاب! کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب علیہم السلام اور اولادِ یعقوب سے آنے والے دیگر انبیاء علیہم السلام ملتِ یہودیت اور نصرانیت پر کاربند تھے؟ اے نبی! انھیں جواب دیں: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ! اگر ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ ان کے مذہب پر تھے تو یہ جھوٹے ہیں کیونکہ ان کی بعثت اور وفات تو تورات و انجیل کے نازل ہونے سے بھی پہلے کی ہے! اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں، وہ اللہ اور اس کے رسولوں پر سراسر جھوٹ ہے اور انھوں نے اس حق کو چھپایا ہے جو ان پر نازل کیا گیا۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جو گواہی کے ثابت ہو جانے اور اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کے یقینی علم کے بعد اسے چھپائے جیسا کہ اہلِ کتاب نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں، وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔ (141) وہ ایک امت تھی جو تم سے پہلے گزر چکی ہے۔ اس نے جو عمل آگے بھیجے، وہ ان کے انجام کو پہنچ گئی ہے۔ انھوں نے جو عمل کیے، اس کا اچھا برا ان کے سر ہے اور تمھارے لیے وہ ہے جو تم نے کمایا۔ تم سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا نہ ان سے تمھارے اعمال کی باز پرس ہوگی۔ کوئی کسی دوسرے کے گناہ میں نہ پکڑا جائے گا اور نہ دوسرے کے عمل سے فائدہ اٹھا سکے گا بلکہ ہر ایک کو اسی کا بدلہ ملے گا جو اس نے آگے بھیجا۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کا دعویٰ کہ وہ حق پر ہیں، انھیں ہرگز فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا انکار کرتے ہیں جو اس نے اپنے نبی محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔ ❀ دین کو صِبْغَة (رنگ) کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس کے اعمال اور طور طریقے مسلمان پر اسی طرح ظاہر ہوتے ہیں جیسے کپڑے پر رنگ دینے کا اثر ہوتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کی فطرت میں اپنی ربوبیت اور الوہیت کا اقرار پیدا کر دیا ہے لیکن شیاطین اور اس کے چیلے انھیں اس سے بھٹکا دیتے ہیں۔